بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

Regd No. D 61

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ **بدر** قادیان

جلد ۱۹ — شمارہ ۲۳

The Weekly Badr Qadian

ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر: خورشید احمد انور

شرح چندہ: سالانہ ۱۰ روپے — ششماہی ۵ روپے — ممالک غیر ۲۰ روپے — فی پرچہ ۲۵ پیسے

اخبار احمدیہ

قادیان ۲ احسان (جون)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۲۵ مئی کی اطلاع مظہر ہے کہ لنڈن میں آٹھ روز قیام فرما کر ۲۵ مئی کو دوپہر لنڈن سے بذریعہ ہوائی جہاز بخیر و عافیت سپین کے دارالحکومت میڈرڈ پہنچ گئے۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ احباب التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح حضور کے سفر مغربی افریقہ کو کامیاب و کامران فرمایا ہے اسی طرح یورپ میں بھی نہایت کامیابی کے ساتھ اسلام کا بول بالا کرے اور فائز المرامی کے ساتھ مرکز سلسلہ میں واپس لائے آمین۔ حضور انشاء اللہ ماہ احسان (جون) کے پہلے عشرہ میں واپس ربوہ تشریف لا رہے ہیں۔

قادیان ۲ احسان۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ آپ کچھ عرصہ کیلئے مع اہل و عیال پاسپورٹ پر پاکستان تشریف لے جا رہے ہیں۔ ۴ احسان صبح قادیان سے روانگی ہو گی۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہو اور بخیریت واپس دارالامان لائے آمین

۲۸ ربیع الاول ۱۳۹۰ھ — ۴ احسان ۱۳۴۹ ہش — ۴ جون ۱۹۷۰ء

"چالیس لاکھ مسلمانوں کے خدا رسیدہ پیشوا کا لندن میں ورود"

"حضرت حافظ مرزا ناصر احمد امام جماعت احمدیہ بہت پُر اثر شخصیت کے مالک ہیں"

"کیا عجب کہ ایک دن ان باتوں کے پورا ہونے پر دنیا والے ورطۂ حیرت میں پڑے بغیر نہ رہیں"

حضور ایدہ اللہ کی پریس کانفرنس کے متعلق "لنڈن ٹائمز" کے تفصیلی نوٹ کا مکمل متن

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پچھلے دنوں ہالینڈ سے لندن پہنچنے کے بعد ۱۸ مئی ۱۹۷۰ء کو وہاں ایک پریس کانفرنس میں اخبار نویسوں سے خطاب فرمایا تھا۔ اس پریس کانفرنس کے متعلق برطانیہ کے مشہور قومی اخبار "ٹائمز" نے اپنی ۱۹ مئی کی اشاعت میں ایک تفصیلی نوٹ شائع کیا تھا جس کا اجمالی ذکر گزشتہ اشاعت میں آ چکا ہے۔ ذیل میں "ٹائمز" کے نوٹ کے مکمل متن کا اردو ترجمہ شائع کیا جا رہا ہے۔ اخبار مذکور نے لکھا:۔

"ایک بزرگ ــــ جو اپنے پیروؤں کے بیان کے مطابق مسیح موعود کے پوتے، چالیس لاکھ مسلمانوں کے مذہبی پیشوا اور خلیفۃ اللہ فی الارض ہیں اور جن کا خدا تعالیٰ سے براہِ راست تعلق ہے ــــ کل لندن میں ورود فرما ہوئے۔ انہوں نے ایڈورڈین انداز اور رکھ رکھاؤ کے آئینہ دار "کیفے رائل" نامی ہوٹل میں ایک پریس کانفرنس منعقد کی۔

بلیئول کالج آکسفورڈ کے فارغ التحصیل حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب اسلام کے دائرہ کے اندر قائم ہونے والی جماعتِ احمدیہ کے امام ہیں۔ یہ جماعت جسے آپ کے دادا نے آج سے ۸۰ سال پہلے قائم کیا تھا دوسری قوموں کے افراد کو حلقہ بگوشِ اسلام بنانے میں مصروف ہے۔ "حافظ" ہونے کی حیثیت میں آپ ان قلیل التعداد لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے قرآن کو زبانی یاد کیا ہوا ہے۔ آپ کا جماعت میں انتخاب کے ذریعہ منصب خلافت پر فائز ہونا تالمود کی اس پیشگوئی کے ظہور پر دلالت کرتا ہے جس میں کہا گیا تھا کہ "مسیح کا تخت اس کے پوتے کو ورثہ میں ملے گا"۔

خلیفۃ المسیح کی عمر ۶۱ سال ہے۔ آپ شادی شدہ ہیں اور پانچ بچوں کے باپ ہیں۔ آپ بہت شریف النفس اور خاموش طبع ہونے کے علاوہ بہت پُر اثر شخصیت کے مالک ہیں۔ آپ سر پر سفید براق پگڑی پہنتے ہیں اور آپ کا چہرہ سفید ڈاڑھی سے مزین ہے۔ مزید برآں تفننِ طبع سے بھی آپ کو وافر حصہ ملا ہے۔ آپ نے تمام مرد اخبار نویسوں سے تو بڑی مسرت اور گرمجوشی کے ساتھ مصافحہ کیا۔ لیکن اخبار نویس خواتین سے ہاتھ نہیں ملایا۔ اس موقع پر آپ نے (انگریزی محاورہ کی رعایت سے) فرمایا میں اجنبیت کی یخ بستگی توڑنا چاہتا ہوں آبگینے نہیں۔

کمرہ میں ہر طرف "جناح کیپس" (پاکستانی ٹوپیاں) نظر آ رہی تھیں۔ ان میں ایک وہ کیپ بھی تھی جو ایک برطانوی نژاد امام نے اپنے سر پر پہنی ہوئی تھی۔ وہ برطانوی نژاد امام تھے مسٹر بشیر آرچرڈ۔ وہ جماعتِ احمدیہ کی طرف سے گلاسگو میں تبلیغی مشن کے انچارج ہیں انہوں نے گزشتہ عالمی جنگ کے دوران مشرقِ بعید میں فوجی خدمات بجا لانے کے بعد ۱۹۴۵ء میں اسلام قبول کیا تھا۔ برطانیہ میں جماعتِ احمدیہ کے افراد کی تعداد چار ہزار ہے۔ ملک بھر میں اس کی ۲۱ شاخیں ہیں اور اس کی اپنی ایک مسجد ہے۔ ہیگ کی عالمی عدالت کے صدر سر محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی وہاں تشریف فرما تھے۔

خلیفۃ المسیح نے وثوق کے ساتھ یہ کہہ کر کہ برطانیہ والوں کو اس امر کا پورا حق حاصل ہے کہ غیر ملکیوں کو برطانیہ میں آباد ہونے کی اجازت نہ دیں، افریقی اور ایشیائی اخبار نویسوں کو چونکا دیا۔ آپ نے فرمایا انہیں تو یہ حق بھی حاصل ہے کہ وہ ان غیر ملکیوں سے جو یہاں پہلے سے آباد ہیں واپس اپنے وطن جانے کے لئے کہیں۔ لیکن اہلِ برطانیہ کو اس امر کا خیال رکھنا چاہیئے کہ وہ دوست کی حیثیت سے واپس جائیں نہ کہ دشمن بن کر۔ آپ نے مزید فرمایا "اگر لاکھوں یورپی باشندے پاکستان آنا شروع کر دیں اور وہاں آباد ہونا چاہیں تو میں اسے بھی ناپسند کروں گا" نیز فرمایا "اگر ہم اہلِ برطانیہ کے دل جیتنے میں ناکام رہتے ہیں تو پھر ہمیں ان کے درمیان رہنے کا کوئی حق نہیں رہتا۔ برخلاف اس کے اگر ہم ان کے دل جیت لیتے ہیں تو پھر وہ ہمیں نہیں نکالیں گے۔

جب جنوبی افریقہ اور رہوڈیشیا کے بارہ میں آپ سے اپنے نظریات بیان کرنے کے لئے کہا گیا تو آپ نے مروجہ طریق کے برخلاف اپنے سامعین میں حیرت کی ایک اور لہر دوڑا دی۔ آپ نے فرمایا "جب "نام نہاد" سیاہ فام لوگ ــــ نام نہاد اس لئے کہ میری نگاہ میں تو سیاہ رنگ بڑا خوبصورت رنگ ہے ــــ جنوبی افریقہ میں برسرِ اقتدار آئیں گے تو مجھے امید ہے کہ وہ وہاں کے سفید فام باشندوں کے ساتھ مساویانہ درجہ کے پورے پورے شہریوں کی حیثیت سے بہت اچھا سلوک کریں گے۔

خلیفۃ المسیح نے پہلے سے کہیں بڑھ کر سقراط کے سے لب و لہجہ میں برطانیہ کے نوجوانوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا "اس ملک کے نوجوان انسانوں کی سی زندگی بسر نہیں کر رہے ہیں۔ میرے نزدیک ان کی زندگی بہائم کی سی زندگی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ایسا سمجھنے میں میں غلطی پر ہوں لیکن میں یہ بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ میرے ایسا کہنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں انہیں گیا گزرا اور قابلِ نفرین سمجھتا ہوں۔ مجھے ان سے ہمدردی ہے کیونکہ وہ اس قسم کی زندگی گزارنے کی وجہ سے بڑا خسارہ میں ہیں۔ انہیں بحیثیت انسان خود نگہی اور خود شناسی کے وصف سے متصف ہونا چاہیئے"

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

گیمبیا (مغربی افریقہ) میں حضور ایدہ اللہ کا ورودِ مسعود

پُرتپاک خیر مقدم۔ صدرِ مملکت سے ملاقات۔ نصرت سیکنڈری سکول کا سنگِ بنیاد

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی ربوہ کے نام محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے کی جو تازہ رپورٹ موصول ہوئی ہے وہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے۔

باتھرسٹ (گیمبیا) یکم مئی ۱۹۷۰ء

باتھرسٹ (گیمبیا) میں ورودِ مسعود

الحمد للہ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور سیدہ حضرت بیگم صاحبہ سلمہا اور حضرت صاحبزادہ میاں مبارک احمد صاحب مع افرادِ قافلہ ۲ بجکر سات منٹ پر رابرٹس فیلڈ ایرپورٹ لائبیریا سے روانہ ہوکر پانچ بجکر چھ منٹ شام باتھرسٹ Bathurst (گیمبیا) کے ڈنڈوم Yundum کے ہوائی اڈے پر پہنچ گئے۔ ایرپورٹ پر محترم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل چیف مشنری امیر جماعت ہائے گیمبیا الحاج سر فیری مینگ سنگھاٹے سابق گورنر جنرل گیمبیا۔ مسٹر ڈی۔ بی خون کمشنر لیبر نے ایرپورٹ کے اندر آکر اپنے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور سیدہ حضرت بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کا بڑھ کر استقبال کیا۔ الحاج سنگھاٹے نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی خدمت میں خوش آمدید کہا۔ حضور ایرپورٹ سے باہر تشریف لائے۔ تو تقریباً دو سو احباب اور بہنوں نے تکبیر کے نعروں سے حضور کا استقبال کیا۔ نعروں کا طریق بھی نیا تھا۔ ایک دوست پہلے اللہ اکبر کہتے۔ ان کے بعد سب مل کر اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرتے۔ حضور نے فرداً فرداً سب احباب کو شرفِ مصافحہ بخشا۔ یہ دوست گیمبیا کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے تھے۔ بعض تین تین سو میل کا سفر کرکے اپنے پیارے آقا حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے تیسرے جانشین اور خلیفہ راشد ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی زیارت کے لئے پہنچے تھے۔ اس ملک میں صرف ایک سڑک ہے۔ باقی علاقے میں ذرائع آمد و رفت نہیں نہیں۔ یقیناً یہ لوگ بڑی جسمانی کوفت لیکن روحانی لذت کے ساتھ یہاں پہنچے تھے۔

خبر رساں ایجنسی کے نمائندہ کو انٹرویو

... بجے کے بعد حضور لاؤنج میں تشریف ... جہاں مسٹر مانے Hanneh ... جو ... سر ایم سنگھاٹے کے پوتے ہیں اور یہاں کی سرکاری خبر رساں ایجنسی کے انچارج ہیں حضور کی خدمت میں انٹرویو کے لئے حاضر ہوئے حضور نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ میرے یہاں آنے کا مقصد آپ لوگوں سے ملاقات کرنا ہے۔ مَیں یہاں آکر یہ محسوس کرتا ہوں کہ مَیں اپنے ہی گھر میں ہوں۔

اس سوال کے جواب میں کہ آپ کس چیز میں دلچسپی رکھتے ہیں حضور نے فرمایا کہ مجھے عام انسان کے پروگریس اور بہتری میں بہت دلچسپی ہے۔ فرمایا مغربی افریقہ کے ممالک میں پچاس سال پہلے احمدیت آئی تھی اور یہاں کے لوگوں کی خدمت کے لئے آئی تھی۔ اس پچاس سال کے عرصے میں ہم ایک پینی بھی کسی ملک سے باہر نے کر نہیں گئے۔ ہم یہاں خدمت کے لئے آئے ہیں۔ ایکسپلائیٹ کرنے کے لئے نہیں آئے۔ گیمبیا کا مشن ایک نیا مشن ہے۔ پھر بھی یہاں کافی بڑی جماعت ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ چند سال تک بہت لوگ احمدی ہو جائیں گے۔

ایک سوال کے جواب میں فرمایا یہ میرا پہلا Visit ہے میں نے محسوس کیا ہے کہ اس ملک میں اور دیگر مغربی افریقن ممالک میں ریڈیو ٹیلیویژن وغیرہ میں کام کرنے والے اکثر نوعمر نوجوان ہیں۔ اس پر رپورٹر نے مسکرا کر عرض کی کہ حضور درست ارشاد فرماتے ہیں۔

ایرپورٹ سے حضور اور سیدہ حضرت بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالےٰ۔ الحاج سر فیری مینگ سنگھاٹے سابق گورنر جنرل کی کوٹھی پر تشریف لے گئے۔ جو انہوں نے اپنے پیارے آقا کی تشریف آوری کی تقریب پر حضور کی رہائش کے لئے بنوائی ہے۔ یہاں بھی حضور نے احباب سے مصافحہ فرمایا۔ حضور اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نے اپنے مخلص خادم سر سنگھاٹے کی دلداری کے لئے ازراہِ شفقت ان کی درخواست کو قبول فرمایا اور کوٹھی میں قیام فرمایا۔ حضور کے ہمراہ مکرم سلیم ناصر صاحب اور مکرم مولوی عبدالکریم صاحب بھی وہیں رہے۔

ایرپورٹ سے الحاج سر ایم سنگھاٹے صاحب کی کوٹھی تک اٹھارہ کاروں کا قافلہ تھا جو حضور کی معیت میں ساتھ ساتھ چلا۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ سب کاریں احمدی احباب کی تھیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا طریق یہ ہے کہ کسی فرد کے مہمان نہیں ٹھہرتے تاکہ وہ لوگ جو میزبانی کی سعادت سے محروم رہ جائیں ان کے دل میں کسی قسم کی حسرت یا غم پیدا نہ ہو۔ کیونکہ ہر شخص کے ہاں مہمان رہنے کے لئے کئی سال درکار ہیں۔ چنانچہ باقی قافلہ کے افراد حضرت میاں مبارک احمد صاحب کی زیرِ قیادت —— Atlantic ہوٹل میں جو بحر اوقیانوس کے عین کنارے پر واقع ہے فروکش ہوئے۔ دو تاریخ کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور سیدہ حضرت بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ اٹلانٹک ہوٹل کے Suite سوئیٹ نمبر 131-A/B میں تشریف لائے۔

مَیں اس وقت کمرہ نمبر پانچ میں بیٹھ کر یہ گزارشات تحریر کر رہا ہوں۔ سامنے سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ اور زمین کے اس کنارے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا موعود نافلہ دنیا کی تمام دلچسپیوں سے بے نیاز محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کی سربلندی کے لئے تمام آراموں کو ترک کرکے سفر کی کوفتوں کی پرواہ کئے بغیر دن رات اسی کوشش میں ہے کہ کسی طرح جلد الٰہی تقدیر اور منصوبے جو اللہ تعالےٰ نے بنی نوع انسان کی فلاح کے لئے بنائے ہیں پورے ہوں۔

صدرِ مملکت سے ملاقات

۷۰-۵-۲ کو صبح ساڑھے نو بجے صدرِ مملکت سے ملاقات ہوئی۔ آئین کی تبدیلی کے سلسلہ میں جو ریفرنڈم پچھلے مہینے ہوا اس میں صدرِ مملکت سر داؤد۔ کے۔ جوارا نے ⅔ ووٹ حاصل کئے اور گیمبیا جو انگریزی میں دریا کے گیمبیا کے نام پر موسوم ہونے کی وجہ سے The Gambia کہلاتا ہے، Dominian کی بجائے Republic بن گیا ہے۔ برٹش کامن ویلتھ کا ممبر ہے۔ سر داؤد۔ کے۔ جوارا اس کے پہلے پریذیڈنٹ ہیں۔ نہایت خوش اسلوبی اور امن سے یہ انتقالِ اقتدار ہوا ہے۔ جب ووٹ ڈالے گئے تو پولیس بغیر ہتھیاروں کے اون ڈیوٹی تھی۔ اس وقت کے گورنر جنرل سر ایم سنگھاٹے صاحب نے بلاتامّل نئے آئین پر دستخط کر دیئے۔

نئے صدرِ مملکت سے ملاقات نہایت دوستانہ ماحول میں ہوئی۔ سر داؤد نوجوان، وسیع القلب، محبِ وطن لیڈر ہیں۔ پہلے مذہباً عیسائی تھے، اب مسلمان ہو چکے ہیں۔ صدر نے حضور سے دریافت کیا کہ حضور سفر کیسا چل رہا ہے؟ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے سفر بہت کامیاب اور دلچسپ رہا ہے۔ سارے مغربی افریقہ کے لوگ مجھے بہت پسند آئے ہیں۔ پھر حضور نے گیمبیا میں جماعت احمدیہ کے آئندہ پروگراموں کا ذکر فرمایا۔ اور فرمایا کہ ہم انشاء اللہ خدمت کے جذبے سے سرشار ہوکر یہاں کے عوام کی خدمت کریں گے۔ ہماری اس میں کوئی ذاتی غرض نہیں۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ مَیں آپ کے لئے ایک عظیم تحفہ لایا ہوں۔ اور وہ قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ مع مختصر تفسیری نوٹوں کے ہے۔ جو ایک ہی جلد میں ہے۔ پہلی تفسیر پانچ جلدوں میں تھی۔ اور لمبی تھی۔ اس پر صدرِ مملکت نے کھڑے ہوکر یہ آسمانی تحفہ جو مہدی معہود کے خلیفۂ ثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے انہیں دیا جا رہا تھا وصول کیا۔ اس پر محترم مولانا محمد شریف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ گیمبیا نے فرمایا کہ یہ اس نئی تالیف کا پہلا نسخہ ہے جو گیمبیا میں آیا ہے اس پر حضور نے فرمایا کہ یہ پہلا نسخہ ہے جو سارے مغربی افریقہ میں کسی کو دیا۔

استقبالیہ

شام کو پونے چھ بجے سے ساڑھے سات بجے تک حضور کی دعوتِ استقبالیہ تھی جو سر ایم سنگھاٹے سابق گورنر جنرل گیمبیا نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ اور حضرت بیگم صاحبہ کے اعزاز میں اٹلانٹک ہوٹل میں دی۔ اس میں شامل ہونیوالوں میں سے چند ایک کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:۔

سر داؤدا کے جوارا۔ Sir Dauda K. Jawara پریذیڈنٹ دی گیمبیا۔ الحاج کابلو سنگھاٹے وزیر تعمیرات و مواصلات الحاج آئی۔ ایم گاشا جھونا، وزیر صحت اور سوشل بہبود صدر P.P.A (جو یہاں کی سیاسی پارٹی ہے) سبجے۔ آر فرٹے Firte ممبر پارلیمنٹ ہاؤما قبیلے کے امام الحاج دائی سواجے۔ ریورنڈ Fagan۔ Savage کیتھولک مشن کے پریسٹ، ریورنڈ Okegan آف میتھوڈسٹ چرچ۔ ریورنڈ ایم جارج پریسٹ انگلیکن مشن۔ عزت مآب J. G. W. Ramoge برطانوی ہائی کمشنر۔ مسٹر جان لونگ ہارن Mr. John Longhorn امریکن سفیر۔ باتھرسٹ کے میئر اور ڈپٹی میئر۔

سیکرٹری جنرل گیمبیا ۔ دائرلیس یونین پریذیڈنٹ ۔ لیبر یونین ۔ چیرمین گیمبیا آئل سیڈز بورڈ ۔ سفیر نائیجیریا منیجر گیمبیا ایرویز ۔ لبنان کے کونسل ۔ لیبر کمشنر ۔ کلکٹر کسٹمز ۔ وزیر تعلیم ۔ پولیس کے اعلیٰ افسر اور جماعت کے عہدیدار ۔

حضور کا ہر ایک مہمان سے تعارف کروایا گیا ۔ حضور ہر شخص سے اس کے مناسب حال گفتگو فرماتے رہے ۔ صدرِ مملکت کافی دیر تک حضور سے محوِ گفتگو رہے ۔ الحاج داؤدا کوٹ Dauda cott اور الحاج عبد الائی Abdoulia سے حضور نے عربی میں گفتگو فرمائی ۔

ایک میٹنگ

شام کو کھانے کے بعد حضور نے ایک میٹنگ بلائی جس میں محترم الحاج سنگھاٹے ۔ مسٹر ٹی ۔ بی ۔ فون ۔ جماعت کے پریذیڈنٹ ۔ مولانا محمد شریف صاحب امیر جماعت ہائے گیمبیا ۔ محترم ڈاکٹر سعید احمد صاحب شامل ہوئے ۔ حضور نے فرمایا کہ اس ملک کی کیسی خدمت کی جا سکتی ہے ۔ مسٹر ٹی ۔ بی ۔ فون نے عرض کی کہ یہاں مسلمانوں کے لئے کوئی سکول نہیں ۔ ہمارے بچے مارے مارے پھرتے ہیں ۔ ان کو سکولوں میں جگہ نہیں ملتی ۔ الحاج سنگھاٹے صاحب نے کہا سکول بہت ضروری ہے ۔ حضور نے فرمایا کہ اگر سات سال میں ہم پانچ سکول کھول لیں تو ایک دن یونیورسٹی بنانی پڑے گی ۔ حضور نے تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی عمارت کے متعلق تفاصیل بتائیں ۔ فرمایا کہ کالج کا پہلے مسقف رقبہ ایک لاکھ مربع فٹ تھا ۔ اب نئے رنگ میں اسی ہزار مربع فٹ مسقف ہو چکا ہے اور کام جاری ہے ۔ اسلئے یہاں بھی ہمیں ابھی سے سوچنا چاہیئے ۔ محترم ڈاکٹر سعید احمد صاحب سے پوچھا کہ کیا آپ نئے میڈیکل سنٹر کھولنے کے لئے پانچ سو پونڈ رقم دے سکتے ہیں ۔ انہوں نے عرض کی کہ حضور دے سکتا ہوں ۔ محترم ڈاکٹر صاحب سے حضور نے فرمایا کہ ایک منصوبہ تیار کریں جس میں میڈیکل سنٹر کھولنے کی اسکیم کے سب گوشے سامنے آجائیں ۔ حضور نے Polytechnic کے امکان پر بھی غور فرمایا ۔ نیز فرمایا کہ کوئی طبی ماہر ــــ Specialist خاص طور پر آنکھوں کا ماہر یہاں آنا چاہیئے ۔ الحاج نے عرض کی کہ حضور یہاں کے مقامی لوگوں کو مشنری بننے کی تربیت دی جائے ۔ فرمایا کہ یہاں سے ربوہ بچے بھجیں جو وہاں جا کر دینی تعلیم حاصل کریں ۔ مکرم مولوی عبد الوہاب آدم صاحب کا ذکر فرمایا اور ان کے کام کی تعریف فرمائی نیز فرمایا کہ وہ بہت روانی کے ساتھ اردو بھی بول لیتے ہیں ۔ فرمایا کہ ہمارے لئے تو عربی اور اس کے بعد اردو دونوں زبانیں سیکھنی ضروری ہیں ۔ ایک نئی سکیم پر انشاء اللہ عمل در آمد ہونے والا ہے ۔ جس کے ماتحت ۲۰۰ ۔ ۳۰۰ ۔ ۵۰۰ اور ہزار فقروں کے الگ الگ سرٹ بنائے جائیں گے ۔ تاکہ مختلف زبانوں کے بولنے والوں کو عربی اور اردو سیکھنے میں سہولت ہو سکے ۔ فرمایا قاعدہ یسرنا القرآن پڑھایا کریں ۔ اس سے بھی اُردو آجاتی ہے ۔ حضور نے فرمایا اب یہ میٹنگ ختم کی جاتی ہے اس کے بعد اور اجلاس بھی ہوں گے ۔ تاکہ مشورہ کے بعد آخری فیصلہ کر سکوں ۔

احباب جماعت سے ملاقات

۷۰ ـ ۵ ـ ۳ ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ اور حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہٗ گیمبیا گورنمنٹ سیکنڈری سکول میں صبح دس بج کر پینتیس منٹ پر تشریف لے گئے ۔ جہاں دو سو کے قریب احباب اور بہنیں جمع تھیں ۔ حسبِ معمول لاؤڈ اسپیکر کا انتظام تھا ۔ پہلے مکرم مولانا محمد شریف صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی ۔ اس کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل خطاب سے نوازا ۔ اس خطاب کی خصوصیت یہ تھی کہ حضور پہلے انگریزی میں تقریر فرماتے تھے پھر علی با صاحب وولف Walof زبان میں اور الکاؤس صاحب میڈنگا زبان میں ساتھ ساتھ ترجمہ کرتے جاتے تھے ۔

حضور کی تقریر کا ملخص

حضور نے فرمایا ۔ میرے عزیز بیٹو اور بیٹیو ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ ہم احمدی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مسیح موعود اور مہدی معہود مانتے ہیں ۔ ہمارا ایمان ہے کہ آپ محمد رسول اللہ کے سب سے محبوب فرزند تھے ۔ آپ کو حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام سے اتنی محبت تھی کہ آپ نے کروڑوں فرزندوں میں سے صرف اور صرف آپ کو چُنا اور اپنا سلام بھیجا ۔ یہ امر ہمیشہ مدِّنظر رکھنا چاہیئے کہ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ فرزند اس زمانے میں کیوں بھیجے گئے ۔ حضرت مہدی علیہ السلام کا دعویٰ ہے کہ آپ امتِ مسلمہ میں اس زمانے کا نور ہیں ۔ آپ کا دعویٰ ہے کہ آپ ہی ہیں جن میں محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا نور جلوہ گر ہے ۔ نورِ محمدی کے روشن عکس ہونے کی وجہ سے آپ اس زمانے کے لئے مشعلِ ہدایت ہیں ۔ آپ کی بعثت مسلمانوں کے ایمان کی تقویت اور مضبوطی کے لئے ہوئی ۔ آپ نے فرمایا ، اسلام بالآخر غالب آکر رہے گا ۔ اور ہم اور آپ محبت ، ہمدردی اور خدمت سے ساری دُنیا کے قلوب کو مسخر کر لیں گے ۔ پس ہر احمدی کی کوشش ہونی چاہیئے کہ محبت اور خدمت سے ان دلوں پر فتح حاصل کرے ۔ جن کا ایمان کمزور ہے یا جو سرے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان ہی نہیں رکھتے ۔ ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے بڑے انسان ، سب سے بڑے اُستاد اور سب سے بڑے محسنِ انسانیت ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کو جتنی محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اتنی محبت کسی اَور سے نہیں ۔ اللہ تعالیٰ کو آپ سے اتنی محبت ہے کہ فرمایا

قل إن كنتم تحبون الله
فاتبعوني يحببكم الله ۔

یعنی اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تُو لوگوں میں اعلان کر دے کہ اگر تمہارے دل میں اللہ تعالیٰ کے لئے محبت ہے تو آؤ میری اطاعت کرو اللہ تم سے محبت کرے گا ۔

یہ کتنا عظیم اعلان ہے ۔ محمد رسُول اللہؐ تو کہتے ہیں کہ تمام انسان برابر ہیں لیکن دنیا میں ایسے انسان بھی موجود ہیں جو دوسرے انسانوں سے حقارت اور نفرت سے پیش آتے ہیں ۔ دوسرے انسانوں کو Exploit کرنا چاہتے ہیں اور اپنے آپ کو اَوروں سے ارفع سمجھتے ہیں ۔ نہیں ایسا ہرگز نہیں ۔ یہ سراسر غلط ہے محمد رسُول اللہؐ اعلان فرماتے ہیں کہ تمام انسان برابر ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمام انسان برابر ہیں ۔ محمد رسول اللہؐ کا پیغام ساری دُنیا اور تمام زمانوں کے لئے ہے ۔ آئندہ زمانے کے لئے یہی پیغام ہے جو بنی نوع انسان کے لئے بنیادی حیثیت رکھتا ہے ۔ اس برابری کی سطح سے ہر انسان کے لئے راستہ کھُلا ہے کہ اپنی صلاحیتوں کے مطابق اونچا اُڑ سکے ۔ انسان کو اس لئے پیدا کیا گیا ہے کہ وہ اپنے خالق سے زندہ تعلق قائم کرے ۔ جو لوگ کوشش کرتے ہیں وہ اللہ تعالےٰ سے زندہ تعلق قائم کر لیتے ہیں ۔ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی قریب ہو جاتے ہیں ۔ یہ زندگی کا سچ اور حقیقت ہے ۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ انسانیت ایک نہیں ہے ۔ اس حقیقت کو ثابت کرنے کے لئے ایک مثال دیتا ہوں ۔ ہم سکول کے ہال میں بیٹھے ہیں ۔ سکول کے افسر سب سے اعلیٰ کلاس کا امتحان لیتے ہیں ۔ نتیجہ نکلتا ہے تو ایک طالب علم اوّل آتا ہے ۔ اور دوسرا سب سے آخر پر ہوتا ہے ۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ طالب علم نہیں ہے دونوں طالب علم ہیں ۔ اسی طرح تمام انسان بحیثیت انسان کے برابر ہیں ۔ ہم جانتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ علیم ہے ۔ اس سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ۔ اس کا علم ہر چیز پر حاوی ہے ۔ اس علیم خدا نے انسان کی نیکی کا امتحان لیا ۔ جب علیم خدا نے اس امتحان کے نتیجہ کا اعلان فرمایا تو فرمایا کہ محمد رسُول اللہ بنی نوع انسان کی فہرست میں سب سے اُوپر ہیں ۔ آپ اللہ تعالےٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں ۔ آپ سب سے زیادہ نیک نیکی کرنے والے ہیں ۔ لیکن آپ نے فرمایا میں آپ ہی کی طرح ایک انسان ہُوں ۔ یہی وہ حسین ترین پیغام ہے جو بنی نوع انسان کو دیا گیا ۔ آپ کا فرض ہے کہ آپ ہر شہر ، ہر قصبے ، ہر گھر میں اس حسین پیغام کو پہنچائیں ۔

حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے ذریعہ ہمیں یقین دلایا گیا ہے کہ ہم اسلام کی آخری فتح کا دن دیکھنے والے ہیں تمام انسانوں کے دِل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتے جائیں گے ۔ اسلام جیتے گا اور عنقریب جیتے گا باوجود اس مخالفت کے جو اسلام کی ہو رہی ہے دنیا کی کوئی طاقت اس فتح کے راستے میں حائل نہیں ہو سکتی ۔ اپنے دلوں میں یہ یقین مضبوطی کے ساتھ جما لیں کہ اسلام کی فتح کے دن کی پَو پھٹ چکی ہے ۔ تھوڑے عرصہ میں آپ ایک عظیم انقلاب دیکھیں گے ۔ آپ اپنے حصے کے طور پر اسلام کی خاطر کوشش کریں ۔ آپ اللہ تعالیٰ کی برکات اور فضلوں کو اپنے لئے منتظر پائیں گے ۔ اس مقصد کے حصول کے لئے آپ اللہ تعالےٰ سے ایک زندہ تعلق قائم کریں ۔ کوشش ، اور دعا سے اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کی معرفت حاصل کریں تب جا کر آپ اس مقصد کو پورا کریں گے جس کے لئے آپ کو پیدا کیا گیا ہے ۔

پھر فرمایا ۔ ہمارے دلوں کے نُور اور ہمارے محبوب و محسن محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے رُوحانی فرزند نے فرمایا ہے (مفہوم) کہ جوں جوں انسان کو اللہ تعالےٰ کی صفات کا عرفان حاصل ہوتا جاتا ہے اس کا ایمان مضبوط ہو جاتا ہے اور وہ اللہ تعالےٰ کی طرف اس طرح کھنچا چلا آتا ہے جس طرح لوہا مقناطیس کی طرف ۔ آپ بھی اسی قسم کا یقین اور ایمان پیدا کریں ۔ اپنی ذمہ داریاں پہچانیں اور ان کو دیانت داری سے ادا کریں ۔ آپ ہی کے ذریعہ یہ عظیم انقلاب اسلام کے حق میں برپا ہو گا ۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی و ناصر اور معین و مددگار ہو ۔ اور اپنی برکتوں اور رحمتوں کے دروازے آپ پر کھولے ۔

اس کے بعد حضور نے ہاتھ اٹھا کر لمبی دعا مانگی ۔ دعا کے بعد ملاقات شروع ہوئی ۔ احباب سٹیج کے ایک طرف سے مصافحہ کے لئے آتے تھے ۔ اور دوسری طرف باہر تشریف لیجاتے تھے ۔ گیمبیا کے علاوہ بہت سے احباب Senegal کے رہنے والے بھی حاضر تھے بچوں سے خصوصاً حضور نے مصافحہ کرتے ہوئے پیار کیا ۔ اور انہیں اپنے شفیق سینے سے لگایا دعائیں دیں ۔ ایک بچے سے فرمایا کہ مسکرا کر دو علی با صاحب کے ننھے منے بچے کو پیار کیا اور ... دیا ۔ ابراہیم خضر صاحب نے جو ایک بلند ... مخلص احمدی نوجوان ہیں مصافحہ سے پہلے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

کو بھیجا ۔ پھر آپ کے وعدوں کے مطابق حضرت مہدی علیہ السلام کو بھیجا ۔ آپ ان کے خلیفہ اور نائب ہیں ۔ میرے ملئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے برکتوں سے نوازے ۔ حضور نے مصافحہ اور معانقہ سے انہیں نوازا ۔

اس عرصے میں حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا بھی مستورات کے درمیان تشریف فرما رہیں ۔ ملاقات کے بعد بارہ بجے حضور واپس ہوٹل اٹلانٹک میں تشریف لے آئے ۔

نصرت سکول کا سنگِ بنیاد

۲۵-۶-۷۰-۵-۳ ۔ حضور شام کو ۲۵-۶ پر احمدیہ نصرت سیکنڈری سکول کا سنگِ بنیاد رکھنے کے لئے تشریف لے گئے ۔ یہ سکول مضافاتِ باتھرسٹ میں بونکا کنڈا Bununka Kunda میں کھل رہا ہے ۔ جس وقت سکول کی عمارت کی تعمیر مکمل ہو جائے گی تو گورنمنٹ اس سے ملحق زمین سکول کو دے دے گی ۔ حضور نے پہلے سکول کی سائیٹ پلین ملاحظہ فرمائی ۔ سکول میں ورکشاپ، کلاس رومز، ہوسٹل، اساتذہ کے لئے قیام گاہیں اور دیگر ضروریات کے علاوہ ایک خوبصورت مسجد کی عمارت بھی تعمیر ہوگی ۔ حضور نے ۳۵-۶ شام دعا کے ساتھ مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا ۔ حضور کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے پتھر رکھا ۔ پھر الحاج سرایم سنگھاٹے سیمنٹ سے دونوں اینٹوں کی درزوں کو بھرا اسی طرح چوہدری محمد شریف صاحب فاضل نے سیمنٹ لگانے میں حصہ لیا ۔ اس کے بعد حضور نے دعا فرمائی سکول کی بنیاد حضور نے ۴۰-۶ پر رکھی ۔ پھر حضرت میاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے اینٹ رکھی پھر الحاج سرایم سنگھاٹے صاحب اور مکرم چوہدری محمد شریف صاحب نے سیمنٹ لگایا ۔ جس کے بعد حضرت سیدہ بیگم صاحبہ اور الحاجہ سنگھاٹے صاحبہ نے مل کر ایک اینٹ رکھی ۔ پھر دُعا فرمائی ۔

دعا کے بعد فرمایا ۔ اس سکول کی عمارت کی تکمیل پر جیسا کہ مجھے بتایا گیا ہے اٹھارہ ماہ لگیں گے ۔ اگر اٹھارہ مہینے میں آپ سکول بنا لیں تو اس کا افتتاح اور ایک اور سکول کا سنگِ بنیاد ایک ہی وقت میں رکھا جائیگا ۔ اور اگر میں زندہ رہا تو اس دوسرے سکول کا افتتاح مَیں کروں گا ۔ انشاء اللہ تعالےٰ ۔

اللہ تعالےٰ ہمارے پیارے آقا کو لمبی کام کرنے والی زندگی عطا فرمائے ۔ حضور نہ صرف اس سکول کا بلکہ ہزاروں لاکھوں سکولوں کا دُنیا کے گوشے گوشے میں افتتاح کریں ۔ آمین

روانگی کے وقت ایک معمر خاتون سلام کے لئے حاضر ہوئیں ۔ سر سنگھاٹے صاحب نے بتایا کہ گیمبیا میں سب سے پہلے احمدی کی والدہ ماجدہ ہیں ۔ حضور نے ان سے فرمایا مَیں آپ سے مل کر بہت خوش ہُوا ہُوں ۔ مَیں آپ کے لئے دعا کرتا رہوں گا ۔ آپ بھی میرے لئے دُعا فرمائیں ۔

واپسی پر حضور سرایم سنگھاٹے کے باغ میں تشریف لے گئے ۔ جہاں پام، مالٹا اور کیلا کے درخت لگائے ہوئے تھے ۔ گیمبیا کی آب و ہوا اور زمین افریقہ کے دوسرے بہت سے ممالک سے مختلف ہے ۔ سال میں تین ماہ بارش ہوتی ہے ۔ یعنی ستمبر ۔ اکتوبر ۔ نومبر، باقی سارا سال موسم خشک رہتا ہے ۔ ملک کا بہت حصہ ریتلا ہے ۔ جہاں مونگ پھلی کی کاشت ہوتی ہے کئی قسم کے مالٹے پیدا ہوتے ہیں ۔ ناریل، پام، اناس، پپیتا، کیلا، آم بہت کثرت سے ہوتے ہیں ۔ باوجود ساحلِ سمندر پر واقع ہونے کے باتھرسٹ کے کنوؤں کا پانی میٹھا ہے ۔ سر سنگھاٹے کے باغیچے میں تین چار کنوئیں جن کا پانی تقریباً ۲۷ فٹ کی گہرائی پر ہے کھودے ہوئے تھے ۔ حضور نے کنوئیں میں جھانک کر دیکھا اور فرمایا کہ ستائیس فٹ پر پانی ہے ۔ سنگھاٹے صاحب نے بتایا یہ اندازہ حضور کا بالکل صحیح ہے ۔

عشائیہ

رات کو ہوٹل اٹلانٹک میں جماعت کی منتظمہ کی طرف سے عشائیہ کی دعوت دی گئی ۔ جس میں حضور کے علاوہ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب، دیگر افرادِ قافلہ اور جماعت کے عہدیدار شامل ہوئے ۔

۷۰-۵-۴ صبح ساڑھے نو بجے حضور سیر کے لئے تشریف لے گئے ۔ اور شہر سے باہر بتیس میل تک گئے ۔ راستے میں جو مقامی لوگوں کی جھونپڑیاں تھیں حضور اُن میں تشریف لے گئے ۔ ایک مرغی خانہ بھی حضور نے ملاحظہ فرمایا ۔ حضور کے ہمراہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ بھی تھیں ۔ شام کو مکرم پریذیڈنٹ صاحب جماعتِ احمدیہ کے مکان پر حضور نے چائے نوش فرمائی ۔ ان کے ننھے بچے کو جو ایک ماہ کا ہے گود میں لے کر پیار کیا ۔ اس اثناء میں پریذیڈنٹ صاحب نے اپنے رشتہ داروں کا تعارف حضور سے کروایا ۔ ان کی والدہ ماجدہ بھی سلام کے لئے حاضر ہوئیں ۔ حضور نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ کے فرزند آپ کی خدمت کرتے ہیں ۔ پریذیڈنٹ صاحب کے بڑے بھائی جو ایرپورٹ کے منیجر ہیں ان سے حضور نے فرمایا ۔ آپ کے بھائی اکیلے احمدی ہیں، اپنے آپ کو اکیلا محسوس کرتے ہیں آپ احمدیت کی قبولیت پر غور کریں ۔

اس پر چوہدری محمد شریف صاحب فاضل نے بتایا کہ وہ آج کل جماعت کی طرف سے شائع شدہ قرآن کریم کی انگریزی تفسیر جو پانچ جلدوں میں ہے مطالعہ کر رہے ہیں ۔ انہوں نے تفسیر کی بہت تعریف کی ۔ نمازِ مغرب اور عشاء کے لئے مشن ہاؤس تشریف لے گئے اور احباب کو شرفِ مصافحہ بخشا ۔ پھر مشن ہاؤس میں جا کر دعا فرمائی ۔ مغرب کے بعد وزیرِ تعلیم اور صحت کو ہوٹل ہی میں کھانے پر حضور نے بُلایا ۔ جس میں سرالیف ۔ ایم سنگھاٹے صاحب ۔ مسٹر ٹی ۔ بی فون کمشنر لیبر ۔ اور وزیرِ صحت و تعلیم کے علاوہ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور اخویم ظہور احمد صاحب باجوہ بھی شامل ہوئے ۔ حضور نے گیمبیا کے رہنے والے دو نوجوانوں کے لئے پیشکش کی جو پاکستان جا کر طب کی اعلیٰ تعلیم حاصل کریں ۔ اور اگر پاکستان میں قانون کے مطابق ان کو داخلہ مل جائے تو مہمان سکالرز کے طور پر ان کا پاکستان میں خرچ ہم برداشت کریں گے ۔

روانگی از باتھرسٹ

۷۰-۵-۵ کی صبح حضور کی سیرالیون کے لئے روانگی ہوئی ۔ پہلے حضور اپنے مخلص اور فدائی خادم الحاج سرالیف ۔ ایم سنگھاٹے صاحب کی کوٹھی پر ۵۰-۹ صبح تشریف لے گئے ۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اور حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہٗ بھی ہمراہ تھے ۔ محترم سنگھاٹے صاحب کے ساتھ حضور نے فوٹو کھینچوایا اور پاکستانی دستکاری کا ایک خوبصورت نمونہ بطور تحفے کے دیا اور حضور اور سیدہ حضرت بیگم صاحبہ مع خدام ۲۳-۱۰ صبح چل کر ۴۷-۱۰ پر Yundum ایرپورٹ پر پہنچ گئے ۔

جماعت کے احباب جن میں سابق گورنر جنرل الحاج سرالیف ۔ ایم سنگھاٹے ۔ مسٹر فون کمشنر ۔ الحاجہ سنگھاٹے ۔ مولانا محمد شریف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ گیمبیا ۔ مولوی محمد اقبال صاحب اور مولوی اقبال احمد صاحب مشنری پولیس انسپکٹر باہ ۔ مسٹر سوہنا Sohona پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ باتھرسٹ شامل تھے تشریف لائے ہوئے تھے ۔ ایرپورٹ کے منیجر صاحب نے جو مسٹر سوہنا پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کے بڑے بھائی ہیں نہایت اخلاص اور ادب سے ہر طرح کی سہولت بہم پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا ۔ ۵۳-۱۱ پر B.U.A. برٹش یونائیٹڈ ایرویز کی فلائیٹ B.R ۳۲۱ پر Yundum کی ایرپورٹ سے روانہ ہوئے ۔ کھانا راستے میں جہاز پر ہی کھایا گیا ۔ جو کہ Vegetarian کھانا تھا ۔ ۵۳-۱۲ پر جہاز لنگی ایرپورٹ پر جو ایک جزیرہ نما پر واقع ہے اترا ۔ احباب ایرپورٹ کی چھت پر کھڑے تکبیر ۔ اسلام، حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعرے لگا رہے تھے ۔ مولانا محمد صدیق صاحب امیر جماعت ہائے سیرالیون مع مولانا بی ۔ اے بشیر صاحب فاضل ایم ۔ اے پیراماؤنٹ چیف گومانگا اور دیگر مشنریوں اور مقامی مشنریوں کے ساتھ تشریف لائے ہوئے تھے ۔ ہمارے یہاں کے چار سیکنڈری سکولوں (انٹرمیڈیٹ کالجوں) کے پرنسپل اور اساتذہ بھی تشریف لائے ہوئے تھے ۔ جن میں مکرم محمد نذیر احمد صاحب ۔ انور حسن صاحب ۔ بشیر احمد اختر صاحب ۔ مبارک احمد صاحب نذیر ۔ لطیف احمد جھمٹ صاحب ۔ جاوید اقبال صاحب ۔ حبیب صاحب ۔ طاہر احمد صاحب ۔ شمشاد صاحب ۔ ناصر احمد صاحب ۔ عبد الرشید غوری صاحب ۔ جو تقریباً سارے ٹی ۔ آئی کالج کے اولڈ بوائے ہیں حاضر تھے (BO) بو سے منصور احمد بشیر صاحب فاضل ۔ کمال الدین صاحب تشریف لائے ہوئے تھے ۔ اس کے علاوہ کانگرس کے سکول کے احمدی پرنسپل مظفر اختر صاحب بھی موجود تھے ۔ ایرپورٹ کی لاؤنج میں محترم وزیر اعظم کی طرف سے نائب وزیر دفاع حضور کے استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے ۔ وزیر صحت پیراماؤنٹ چیف کائی ۔ کائی ۔ مصطفےٰ سینسی Sansi سابق وزیر تعلیم و ممبر پارلیمنٹ نے حضور کی خدمت میں خوش آمدید کہا ۔ اس کے بعد کی رپورٹ انشاء اللہ آئندہ قسط میں تحریر کروں گا ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اچانک تبدیلی آب و ہوا اور گرمی سے سردرد کی تکلیف ہوگئی ۔ گیمبیا کا موسم نہایت خوش گوار اور ٹھنڈا تھا ۔ باوجود سمندر کے کنارے ہونے کے باتھرسٹ میں ہوا میں رطوبت نہیں تھی ۔ لیکن یہاں سخت Humidity یعنی رطوبت اور گرمی کے باعث موسم بہت ناخوشگوار ہے ۔

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالےٰ اور حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی صحت اچھی ہے ۔

حضور احباب کو السّلام علیکم و رحمۃ اللہ کہتے ہیں ۔

تحریکِ جدید میں شرکت

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"یہ بھی ایک قسم کا وقف ہے جس میں ہر شخص اقرار کرتا ہے کہ میری جان اور میرا مال اسلام کے لئے حاضر ہے پس اپنی توفیق کے مطابق ہر شخص کو اس میں حصہ لینا چاہیئے ۔ مرد بھی عورتیں بھی ۔ بچے بھی اور بوڑھے بھی ۔ امیر بھی غریب بھی ۔ سب لوگوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی استطاعت کے مطابق تحریک (جدید) ...... میں شامل ہوں ۔"

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

سورۃ فاتحہ میں اشتراکیت اور سرمایہ داری کے جھگڑے کے استیصال اور دنیا میں امن قائم کرنے کے گر بتائے گئے ہیں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی صفت رب العالمین کے ظل ہیں اس لئے آپ بھی ہر قسم کی تعریف کے مستحق ہیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمودہ ۲۷ مئی ۱۹۵۵ء بمقام زیورک (سوئٹزرلینڈ)

تشہد اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

مجھے رؤیا میں بتایا گیا ہے کہ سورۃ فاتحہ میں دنیا کے امن اور کمیونزم اور کیپٹلزم کے جھگڑے کے استیصال کے گر بتائے گئے ہیں۔ سورۃ فاتحہ کی پہلی آیت الحمد للہ رب العلمین الرحمٰن الرحیم میں ایک نسخہ بیان کیا گیا ہے اور بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے جو الحمد کہا گیا ہے تو وجہ بھی بیان کی ہے کہ وہ رب العلمین ہے۔ جب تک کوئی شخص رب العلمین نہ ہو چاہے اپنی پارٹی کے ساتھ وہ کتنا ہی اچھا سلوک کیوں نہ کرتا ہو وہ الحمد کا مستحق نہیں ہو سکتا۔

الحمد کا مستحق

وہی ہو سکتا ہے جو پارٹیوں سے بالا ہو اور ہر قوم اور ملت سے اس کا سلوک انصاف اور رحم والا ہو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو اس صفت کے ظاہر کرنے میں سب سے بالا تھے۔ لیکن آپؐ پر بھی اعتراضات ہوئے۔ لیکن وہ اعتراض اس قسم کے نہیں تھے جو معقول ہوں۔ بلکہ غیر معقول اعتراض تھے جو اپنی ذات میں اس بات کی گواہی دے رہے تھے کہ یہ چسپاں نہیں ہوتے۔ میں

اس سلسلہ میں ایک مثال

بیان کرتا ہوں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا دشمن ابوسفیان تھا جب آپؐ نے ہرقل کو خط لکھا تو ہرقل بادشاہ نے کہا کہ دیکھو جس شخص نے خط لکھا ہے اس کی قوم کے کچھ لوگ اس ملک میں ہیں تو معلوم ہوا کہ ابوسفیان ان دنوں اپنے قافلہ سمیت تجارت کے لئے آیا ہوا ہے۔ جب اس کو پتہ لگا تو اس نے ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کو بلایا اور ابوسفیان کو آگے کھڑا کیا اور اس کے ساتھیوں کو پیچھے اور کہا کہ دیکھو میں بادشاہ ہوں میرے سامنے جھوٹ بولنا بڑا سخت سزا کا مستوجب بنا دیتا ہے۔ میں اس سے سوال کروں گا اگر یہ کسی وقت جھوٹ بولے تو فوراً مجھے بتا دینا کہ جھوٹ بولا ہے۔ ابوسفیان کہتا ہے کہ اس نے پہلے مجھ سے سوال کیا کہ کہ بتاؤ کہ نبوت کے دعوے سے پہلے اس شخص کے اخلاق کیسے تھے۔ تو میں نے کہا کہ بڑے اچھے تھے۔ تو اس نے کہا میں نے یہ سوال اس لئے کیا تھا کہ نبوت کے دعوے کے بعد تو تمہاری دشمنی ہو گئی۔ پس دعوے سے پہلے کی گواہی ہی سچی گواہی ہو سکتی ہے۔ بعد کی گواہی تو دشمنی کے ماتحت ہو گی۔ پھر اس نے پوچھا کہ جب اس نے دعوے کیا تو دعوے کرنے کے بعد تم نے اس کا رویہ کیسا دیکھا؟ کیا اس نے کبھی تم سے جھوٹ بولا؟ تو وہ کہنے لگا کہ نہیں اس کے ساتھ ہمارے کئی معاہدے ہوئے ہیں کبھی اس نے وعدہ شکنی نہیں کی لڑائیوں کے بعد جب بھی معاہدہ ہوا اس نے اسے پورا کیا۔ تو اب گویا یہ ایک

شدید ترین دشمن کی گواہی

ہے جو درحقیقت انعامات کا مستحق نہیں ہوتا بلکہ سزا کا مستحق ہوتا ہے اس لئے اس کو شکوہ زیادہ پیدا ہو سکتا ہے اور بہت ممکن تھا کہ وہ اعتراض کرتا۔ بلکہ وہ خود بھی کہتا ہے کہ میرے دل میں خیال آیا کہ میں جھوٹ بول کر اعتراض کروں مگر چونکہ بادشاہ نے میرے پیچھے ساتھی کھڑے کئے ہوئے تھے۔ میں ڈرا کہ اگر میں نے جھوٹ بولا تو انہوں نے بول پڑنا ہے کہ اس نے جھوٹ بولا ہے۔

اسی طرح آپؐ نے ایک دفعہ اموال غنیمت تقسیم کئے تو ایک شخص بول اٹھا تلک قسمۃ ما ارید بہا وجہ اللہ یعنی یہ ایسی تقسیم تھی جس میں خدا تعالیٰ کی رضا کو مدنظر نہیں رکھا گیا۔ اب یہ ایک اعتراض ہے مگر سوال تو یہ ہے کہ وہ تقسیم جس میں خدا تعالیٰ کی رضا کو مدنظر نہ رکھا جائے چند قسم کی ہو سکتی ہے۔ مثلاً ایسی تقسیم کہ اپنے آپ انسان مال کھا جائے۔ یا ایسی تقسیم جس میں رشتہ داروں کو مال دیدے۔ یا ایسی تقسیم کہ جس نے اعتراض کیا ہے اس کا حق مارا جائے۔ تبھی وہ غلط ہو سکتی ہے۔ لیکن اس نے ایک مثال بھی پیش نہیں کی۔ اب بکواس کرنے کو تو ہر شخص کر سکتا ہے لیکن سوال تو یہ ہے۔ کہ جب اس نے کہا کہ ما ارید بہا وجہ اللہ تو کیا اس نے کوئی مثال پیش کی؟ کہ میرا حق مجھے نہیں دیا۔ یا کیا اس نے یہ مثال پیش کی کہ آپ نے اپنا حصہ اتنا نکال لیا جو جائز نہ تھا۔ یا آپؐ نے اپنے رشتہ داروں کو اتنا مال دے دیا جو جائز نہیں تھا۔ کوئی ایک مثال پیش نہیں کی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے نفرہ نے ہی بتا دیا کہ وہ

جھوٹا الزام

لگا رہا تھا۔ ورنہ ان تینوں مثالوں میں سے کوئی مثال تو بتاتا جس میں ناجائز سلوک ہوتا ہے۔ یا یہ بتاتا کہ آپؐ نے مال زیادہ لے لیا۔ یا یہ کہ اپنے رشتہ داروں کو مال دے دیا۔ جس کے وہ مستحق نہیں تھے یا یہ کہ میں مستحق تھا مجھے نہیں دیا۔ تو نہ رشتہ داروں کی مثال پیش کرتا ہے اور نہ اپنی مثال پیش کرتا ہے جس سے ثابت ہو کہ اس کا اعتراض معقول تھا۔ پس پتہ لگا کہ وہ درحقیقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رب العلمین والی والی ظلی صفت پر اعتراض نہیں کرتا بلکہ محض اپنی حماقت کا اقرار کرتا ہے۔ تو اس قسم کے اعتراضات

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظل رب العلمین

ہونے کو زیادہ ثابت کرتے ہیں۔ اگر واقعہ میں کوئی غلطی ہوئی تھی تو وہ بتاتا کیوں نا کہ یہ غلطی ہوئی ہے۔ اس کا نہ بتانا یہ ثابت کرتا ہے کہ وہ بھی جانتا تھا کہ آپ رب العلمین ہیں اور میں اعتراض کر ہی نہیں سکتا۔ نہ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ میرا حق نہیں دیا کیونکہ جھوٹا بنوں گا۔ نہ یہ کہہ سکتا ہوں کہ اپنے رشتہ داروں کو دے دیا ہے نہ یہ کہ حضور نے خود لے لیا۔ کیونکہ لوگ کہیں گے کہ بتاؤ تو سہی کہاں لے گیا؟ گو اس کا اپنا نفرہ ہی یہ بتاتا ہے کہ وہ حضور کو صفت رب العلمین کا ظل سمجھتا ہے۔ اس لئے اعتراض کا ہونا اس بات کی علامت نہیں کہ

آپؐ الحمد کے مستحق

نہیں۔ وہ اعتراض اتنا غیر معقول تھا کہ اپنی ذات میں ثابت کر رہا تھا کہ آپ رب العالمین کے ظل ہیں۔ اور اسی لئے آپ الحمد للہ کے بھی ظل ہیں اور ہر قسم کی تعریفوں کے مستحق ہیں۔

اعلان نکاح

مورخہ ۱۵ مئی کو بعد نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں محترم حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی نے میرے لڑکے عزیز شبیر احمد ناصر مولوی فاضل کا نکاح عزیزہ مریم سلطانہ بنت مکرم مولوی محمد یوسف صاحب فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کے ساتھ مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے موجب خیر و برکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

خاکسار بشیر احمد بانگروی
مبلغ جماعت احمدیہ انبیٹھہ یوپی

فارم اصل آمد

بہت سی جماعتوں کے موصی صاحبان کی طرف سے فارم اصل آمد مکمل ہو کر ابھی تک واپس دفتر ہذا میں نہیں آئے۔ ان سے درخواست ہے کہ توجہ فرمائیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی طرف سے گورنر جنرل سیرالیون کے اعزاز میں ضیافت کا اہتمام

فری ٹاؤن کے ممبر حکومت کے بعض وزیروں متعدد سفارتی نمائندوں نامور مسلم زعماء اور کلیسیا کے اکابرین کی شرکت

حضور ایدہ اللہ کا پریس کانفرنس سے خطاب۔ اسلام اور احمدیت کے درخشندہ مستقبل کا پُرکیف تذکرہ

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے فری ٹاؤن سے اپنے کیبل گرام مرسلہ ۱۳ر مئی کے ذریعہ اطلاع دی ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بو کے تین روزہ نہایت کامیاب دورہ سے فری ٹاؤن واپس تشریف لانے کے بعد ۱۲ر مئی بروز منگل سیرالیون کے قائمقام گورنر جنرل ہز ایکسیلینسی بانجا تیجانسی کے اعزاز میں وسیع پیمانہ پر ضیافت کا اہتمام کر دیا جس میں خود گورنر جنرل موصوف کے علاوہ حکومت سیرالیون کے اعلیٰ حکام و افسران. متعدد ملکوں کے سفارتی نمائندے. ملک کے نامور مسلم زعماء. کلیسیائے سیرالیون کے اکابرین اور دیگر معززین بھی شریک ہوئے چنانچہ فری ٹاؤن کے میئر صاحب نے بھی تشریف لا کر شرکت فرمائی۔ دیگر حکام و افسران کے علاوہ صحت کے مرکزی وزیر بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ علاوہ ازیں لبنان نائیجیریا لائبیریا اور گیمبیا کے سفارتی نمائندوں نے بھی شرکت فرمائی۔ سیرالیون پارلیمنٹ کے رکن جناب ...الیو مصطفیٰ۔ سیرالیون کے پروٹسٹنٹ آرچ بشپ (لاٹ پادری) کی نمائندگی ان کے ایک خاص نمائندے نے کی۔ ان کے علاوہ بعض اور معززین شہر نے شریک ہو کر اپنے مقدس و مطہر اور نہایت درجہ واجب الاحترام میزبان یعنی حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

اس ضیافت میں مہمان خواتین کے لئے علیحدہ انتظام تھا جنہیں حضور ایدہ کی حرم محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے خوش آمدید کہا۔ آپ نے بھی اکرام ضیف کا نہایت اعلیٰ نمونہ اسلامی تعلیم کے عین مطابق پیش کرتے ہوئے نہایت خندہ پیشانی اور خوش دلی کے ساتھ ان کی تواضع فرمائی۔

بدھ کے روز حضور ایدہ اللہ نے پریس کانفرنس میں اخبار نویسوں سے خطاب فرمایا اس کانفرنس میں خاندانی منصوبہ بندی کا مسئلہ اسلام اور احمدیت کے درخشندہ مستقبل تک بہت سے مسائل زیر بحث آئے۔ حضور نے ان سب مسائل کے بارہ میں اخبار نویسوں کے مختلف سوالوں کا جواب دیکر اسلام کی بے مثال و لازوال تعلیم کی برتری اور فوقیت کو ان پر واضح فرمایا۔

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت، اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ اور یہ کہ حضور مغربی افریقہ کا یہ تاریخی دورہ انتہائی کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ مکمل فرمانے کے بعد ۱۴ر مئی بروز جمعرات فری ٹاؤن سے بذریعہ ہوائی جہاز ہالینڈ کے شہر ایمسٹرڈم روانہ ہو رہے ہیں۔

یاد رہے کہ حضور ایدہ اللہ ۱۱ر اپریل کو نائیجیریا کے دارالحکومت لیگوس میں ورود فرما ہوئے تھے۔ ۱۱ر اپریل سے ۱۴ر مئی تک حضور ایدہ اللہ نے مغربی افریقہ کے ممالک میں سے نائیجیریا۔ گھانا۔ آئیوری کوسٹ۔ لائبیریا گیمبیا اور سیرالیون کا دورہ فرمایا۔ ان میں سے اکثر ممالک کے مختلف شہروں اور دیہات میں جماعت احمدیہ کے نہایت مضبوط تبلیغی مشن مخلص و فدائی جماعتیں۔ سینکڑوں کی تعداد میں مساجد۔ پرائمری سکول۔ مڈل اور سیکنڈری سکول۔ دینیات کے مدارس۔ مشنری ٹریننگ ادارے۔ طبی مراکز وغیرہ قائم ہیں۔ جو ان سب علاقوں میں اسلام کو پھیلانے مسلمانوں کی فلاح و بہبود اور بنی نوع انسان کی ہر ممکن خدمات بجا لانے میں دن رات کوشاں ہیں

حضور ایدہ اللہ نے اپنے اس تاریخی دورہ میں مذکورہ بالا چھ ممالک میں احمدیہ مشنوں جماعتوں اور ان کے تحت چلائے جانے والے اداروں کا معائنہ فرمایا۔ ہزاروں ہزار احباب کو شرف ملاقات بخشا میزبان ملکوں کے سربراہوں اور دیگر سربرآوردہ اصحاب سے ملاقاتیں کر کے استقبالیہ تقاریب میں بصیرت افروز تقاریر ارشاد فرما کر دانشوروں اور دیگر اہل علم حضرات کے متعدد اجتماعوں سے خطاب فرما کے نیز پریس کانفرنسوں۔ اخبارات۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ مغربی افریقہ کے لاکھوں انسانوں تک نہایت کامیابی کے ساتھ اسلام کا پیغام پہنچایا۔ حضور کے وہاں تشریف لے جانے سے اس قدر وسیع پیمانہ پر اسلام کا چرچا ہوا اور لوگوں نے اسلامی تعلیمات اور اسلام کے روشن و درخشندہ مستقبل کے بارہ میں اس قدر دلچسپی کا اظہار کیا کہ وہاں کی فضائیں توحید باری تعالیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت و جلالت شان اور فضائل اسلام کے اذکار مقدس سے گونجتی رہیں۔

احباب جماعت بالالتزام دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کے اس تاریخی دورہ کے نہایت شاندار نتائج ظاہر فرمائے اور حضور نے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے اہل مغربی افریقہ کے دلوں کی سرزمین میں جو بیج بویا ہے اللہ تعالیٰ خود اس کی آبیاری فرمائے۔ اور وہ اسی کے فضل کے نتیجہ میں تناور درختوں کی صورت میں نمودار ہو جن کے ٹھنڈے اور عافیت بخش سائے میں اہل افریقہ بسیرا کریں اور دائمی خوشی اور خوشحالی سے ہمکنار ہوں اور حضور آئندہ بھی جن علاقوں میں تشریف لے جائیں وہاں بھی اسلام کا ہر لحاظ سے بول بالا ہو۔

دینی علوم کی تحصیل و ترویج تمام مقاصد کے مقابلہ میں ایک بلند و ارفع مقصد کی حامل ہے

مولوی فاضل کلاس مدرسہ احمدیہ کی الوداعی تقریب میں حضرت امیر صاحب مقامی اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی بیش قیمت نصائح

قادیان - ۱۸ر ہجرت - آج بعد نماز عصر مولوی فاضل امتحان میں امسال شریک ہونیوالے طلباء مدرسہ احمدیہ کو الوداع کہنے کیلئے درجہ خامسہ و درجہ سادسہ کی طرف سے ایک الوداعی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ ہر سہ کلاسوں کے طلباء مدرسہ احمدیہ کے اساتذہ اور دیگر عہدیداران کے علاوہ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ نے بھی ازراہ شفقت اس تقریب میں شرکت فرما کر اپنی بیش قیمت نصائح سے نوازا۔ تقریب کا آغاز مکرم قاری عبدالسلام صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا عزیز مظفر احمد بادیگری نے نظم پڑھی۔ عزیز بشارت احمد بادیگری نے طلبہ درجہ خامسہ و سادسہ کی طرف سے الوداعی ایڈریس پیش کیا۔ بعدہٗ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اپنے بیش قیمت خطاب سے نوازا۔ آپ نے فرمایا انسان کی اخلاقی روحانی علمی اور جسمانی ترقیات کی جانچ کیلئے مختلف قسم کے امتحانات کا سلسلہ جاری ہے جن کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ امیدوار اپنی قابلیت کے معیار سے ممتحن کو روشناس کرے اور اپنی استعدادوں سے خود بھی آگاہ ہو۔ لہٰذا ضروری ہے کہ امیدوار خود کو ایسے امتحان کیلئے کما حقہٗ تیار کرے۔ اور انتھک محنت اور سچی لگن کے علاوہ دعاؤں کا بھی شغف رکھے —— حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل نے اپنے مشفقانہ خطاب میں فرمایا کہ مومن کا ہر عمل اپنے جلو میں اہم بابرکت مقاصد رکھتا ہے۔ آپ بچوں نے سلسلہ کی معروف دینی درسگاہ مدرسہ احمدیہ میں جس مقصد کو پیش نظر رکھ کر ایک طویل عرصہ تعلیم کے حصول میں صرف کیا ہے وہ ایک طرف حصول علم کے لئے تھا اور دوسری طرف اس کا مقصد علم دین کی ترویج و اشاعت تھا۔ اور یہ مقصد بلاشک دوسرے تمام مقاصد سے نہایت بلند اور ارفع حیثیت کا حامل ہے۔ پس اس عظیم اور نیک مقصد کو دوران تعلیم میں بھی اور فارغ التحصیل ہونے کے بعد بھی ہر آن اپنے پیش نظر رکھیں کیونکہ آپ نے گزشتہ بزرگان و علماء سلسلہ کی جگہ لینی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے آپ کو اس کی توفیق بخشے

ان ہر دو قیمتی خطابات کے بعد محترم مولانا محمد حفیظ صاحب فاضل ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے سٹاف مدرسہ احمدیہ کی طرف سے ہر دو بزرگان اور عہدیداران کا شکریہ ادا کیا۔ موصوف نے طلباء کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ جہاں فارغ التحصیل ہونے والے طلباء کا یہ فرض ہے کہ وہ علم کے کسی بھی مرحلہ پر قناعت نہ کرتے ہوئے تا زیست زیادہ سے زیادہ علم کے حصول میں کوشاں رہیں۔ وہاں ان طلباء کا بھی جو تا حال مدرسہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں یہ فرض ہے کہ وہ اپنے وقت کی قدر و قیمت کو پہچانیں اور اس کو صحیح مصرف میں لائیں۔ اس تقریر کے بعد محترم امیر صاحب مقامی نے اجتماعی دعا کروائی۔

اس کے بعد جملہ طلباء اور مدعوین کی چائے اور شیرینی سے تواضع کی گئی۔ چائے کے بعد ایک مرتبہ پھر حضرت امیر صاحب مقامی نے امتحان میں شامل ہونے والوں کی کامیابی کے لئے اجتماعی دعا کروائی۔ اور اس طرح یہ مختصر سی تقریب انجام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک —— (الانور)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے سفر مغربی افریقہ کے مختصر کوائف

کماسی (غانا) کی یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی میں حضور کی بصیرت افروز تقریر

محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم اے نے اپنی رپورٹ مرسلہ ۲۱ر اپریل ۱۹۷۰ء میں جو محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی ربوہ کے نام موصول ہوئی تحریر فرمایا ہے :-

کماسی ۲۱ر اپریل ۱۹۷۰ء

حضور نے صبح ٹی آئی سیکنڈری سکول اور دوپہر کو مشن ہاؤس کے افتتاح پر تقاریر فرمائیں شام کو حضور کی تیسری تقریر کماسی یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کے وسیع ہال میں ہوئی تھی۔ حضور مع خدام جو پانچ کاروں پر سوار تھے پونے پانچ بجے شام روانہ ہوئے۔ یونیورسٹی کیمپس میلوں میں پھیلا ہوا ہے۔ اور نہایت پُرفضا سرسبز اور خوبصورت ہے۔ گرد کا نام ونشان تک نہیں۔ گرد کا نام ونشان تو سارے گھانا میں نظر نہیں آیا۔ باہر گیٹ پر جو مین بلڈنگ سے فاصلے فاصلے پر واقع ہے Welcome to the University of Ghana کے الفاظ جلی حروف میں کپڑے پر لکھ کر آویزاں کئے گئے تھے۔ یونیورسٹی کا ہال نہایت خوبصورت اور جدید طرز کا ہے

اس تقریب کا آغاز مسٹر اسمٰعیل آدم کی تلاوتِ قرآن پاک سے ہوا۔ اور بعد میں انہوں نے ہی حضور کا تعارف حاضرین سے کرایا جن کی تعداد ایک ہزار کے قریب تھی۔ صدارت کے فرائض ڈاکٹر اے اے چرامینٹنگ Dr. A. A. Kyeramanteng نے سرانجام دیے۔ ڈاکٹر صاحب یونیورسٹی کونسل کے چیئرمین ہیں۔ کماسی میں اشانٹی تہذیب کے کلچرل ڈائریکٹر ہیں۔ آکسفورڈ یونیورسٹی کے فارغ التحصیل ہیں اور Anthropology کے ماہر ہیں۔ کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ جن میں سے Cultural Heritage of Ghana کافی معروف کتاب ہے۔

حضور کی تقریر پورے چھ بجے شام شروع ہوئی۔ حضور نے فرمایا کہ حقیقی اور صحیح علم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ودیعت کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ سے تعلق کے بغیر علم بے مقصد اور بے منزل ہو کر رہ جاتا ہے اس لئے تحقیق کے میدان میں صحیح طور پر قدم مارنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔ ورنہ خطرہ ہے کہ مغرب کا لاخدا علم رحمت کی بجائے زحمت بن جائے۔

حضور کی یہ تقریر حسب سابق انگریزی میں ہوئی۔ تقریر کے بعد حضور نے چیئرمین سے فرمایا کہ حاضرین اگر چاہیں تو سوالات کر سکتے ہیں۔ بہت سے دلچسپ سوال کئے گئے جن کے حضور نے برجستہ اور پرمعارف جواب دئے جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ منجملہ ایک سوال یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو کیوں پیدا کیا ہے؟ حضور نے فرمایا تا آپ کی نیکی کی قوت کو آزمایا جائے

حضور کی تقریر اور سوالات کا سلسلہ چھ بجکر پچاس منٹ پر ختم ہوا۔ چیئرمین صاحب حضور کو سڑک تک رخصت کرنے آئے اور نہایت ادب اور احترام سے کافی دیر تک حضور سے گفتگو کرتے رہے۔

حضور تین تقریبوں میں شمولیت کے باعث اور حبس اور گرمی کی وجہ سے بہت تھک گئے تھے۔ لیکن باوجود اس کے مغرب اور عشا کی نمازیں ٹی آئی سیکنڈری سکول میں ادا فرمائیں جہاں تین چار ہزار احباب اور بہنیں خلیفۂ وقت کی انتظار میں سراپا انتظار بنے بیٹھے تھے۔

عشاء کی نماز کے بعد حضور اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ واپس سٹی ہوٹل میں جہاں حضور کا قیام تھا تشریف لے گئے۔ حضور کمرہ نمبر ۴۱۴ میں مقیم ہوئے

تاریخی طور پر یہ تفصیل بھی درج کرنی ضروری ہے کہ لیگوس (نائیجیریا) میں حضور نے فیڈرل پیلیس Federal Palace ہوٹل میں کمرہ نمبر ۴۰۹ میں قیام فرمایا۔ نیز اکرا (غانا) میں حضور نے Ambassador ایمبسڈر ہوٹل میں نمبر ۴۰۶ - ۴۰۷ - ۴۰۸ Suite میں قیام فرمایا۔ نیز یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ کماسی میں حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی خدمت کے لئے جو خاتون ہوٹل کی طرف سے مقرر تھیں اور جنہوں نے نہایت اخلاص سے خدمت کی سعادت پائی وہ مسز نوح ہماری احمدی بہن تھیں

حضور کی طبیعت گرمی اور شدید مصروفیت کے باعث تھکی ہوئی تھی لیکن احباب سے مل کر حضور بہت خوش ہوئے۔

حضور اپنی پیاری جماعت کو محبت بھرا سلام بھجواتے ہیں۔

محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم اے نے اپنی رپورٹ مرسلہ از کماسی (غانا) میں جو محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی ربوہ کو موصول ہوئی تحریر فرمایا ہے کہ

کماسی ۔ ۲۲ر اپریل ۱۹۷۰ء

Techimann کے ایمان افروز واقعات کی رپورٹ پہلے عرض کر چکا ہوں۔ مسجد ٹیچیمان جس کا افتتاح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۷۰-۴-۲۲ کو فرمایا کے سلسلے میں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ بابا ابراہیم عنانے Anane نے تمام سیمنٹ بلاک جو مسجد میں استعمال ہوئے (مسجد ساری کی ساری بلاکس سے ہی بنی ہے اور فریم سٹرکچر پر قائم ہے) عطیہ دئے۔ باپا یونس اوکو Papa Yunas Owuku نے تمام کھڑکیاں دروازے دئے باپا جبریل کیسے Kese نے تمام پتھر دئے جن کی ضرورت تھی۔ اور دوستوں نے چندہ دیا بعض نے پانچ پانچ ہزار روپے کے برابر چندہ دیا۔ لجنہ نے بلڈنگ میں استعمال کرنے کے لئے پانی لا کر دیا۔ اور انکورینزا روڈ N. Koranza تک وقارِ عمل کرکے سڑک تعمیر کی۔ مسجد کا مسقف رقبہ ۸۰ × ۱۰۰ فٹ ہے۔ تکمیل تک اس پر ایک لاکھ بیس ہزار نئے سی ڈی یعنی بارہ لاکھ روپے خرچ آئے۔ اس عمارت کو معمول کے مطابق تیار ہونے میں دس سال خرچ ہوئے۔ اب جبکہ مسجد تقریباً مکمل ہو چکی ہے اس پر صرف ایک سال خرچ ہوا ہے۔ مسجد بڑی با موقع جگہ پر واقع ہے۔ مسجد نئی احمدیہ کالونی کے اندر ہے۔ اور وا Wa روڈ انکورینزا روڈ N Koranza سنیانی Sunyani روڈ اور کماسی روڈ سے صاف نظر آتی ہے۔ انشاء اللہ اس مسجد سے علم و معرفت اور ایمان و یقین کے ایسے چشمے پھوٹیں گے جو سارے افریقہ اور قرب وجوار کو سیراب کرکے رہیں گے۔

اسی طرح لجنہ اماء اللہ نے Tapir میں "احمدیہ زنانہ سنٹر" قائم کیا ہے جو سارے ملک میں اپنی قسم کا واحد ادارہ ہے۔ یہاں مستورات کو یسرنا القرآن۔ قرآن مجید اور نماز کی تعلیم دی جاتی ہے۔ مستورات کو خانگی امور اور سلائی وغیرہ کی تربیت بھی دی جاتی ہے۔ انگریزی کی تعلیم کا بھی انتظام ہے۔ اور اس کی شہرت اتنی ہو چکی ہے کہ حکومت کے سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ نے اس میں دلچسپی لینی شروع کر دی ہے۔ اب لجنہ کے نئے ہال سے جس کی بنیاد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نے رکھی ہے انشاء اللہ مستورات کی علمی ذہنی اور روحانی تعلیم و تربیت میں اور سہولت پیدا ہو جائے گی۔

کماسی میں استقبالیہ تقریب

پہلے عرض کر چکا ہوں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا ٹیچی مان سے کماسی کا لمبا سفر سخت گرمی اور حبس میں طے کرکے ۵-۲۰ شام کے وقت کماسی پہونچ گئے۔ ۶-۳۰ شام کو حضور کی تشریف آوری کے سلسلے میں Reception تھی۔ اس میں اس علاقے کے تمام اکابر۔ معززین۔ عہدیداران سردارانِ قبائل۔ اخبارات کے نمائندے اور یونیورسٹی کے پروفیسر شامل ہوئے۔ حضور کی خدمت میں محترم الحاج الحسن عطاء صاحب حاضرین کو قطار میں کھڑے کرکے پیش کرتے اور تعارف کرواتے۔ حضور مردوں کو شرفِ مصافحہ عطا فرماتے مستورات کو پہلے ہی سے مکرم مولانا بشارت احمد صاحب بشیر نے مطلع کر دیا تھا کہ اسلامی تعلیم کے مطابق حضور مستورات سے ہاتھ نہیں ملائیں گے۔ حضور باوجود انتہائی تھکان اور حبس کے خندہ پیشانی سے ہر ایک سے اس کے حسبِ حال گفتگو فرماتے اور کبھی کبھی ہلکے مزاح سے بھی اپنے مخاطب کو مسکرانے پر مجبور کر دیتے۔ یہاں لوگ ویسے ہی مسکراتے بہت ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ میں جب چاہتا ہوں لوگ مسکرانے لگ جاتے ہیں۔ فرمایا دراصل مسکراہٹ ہی سے مسکراہٹ پیدا ہوتی ہے

ڈاکٹر A. A. Kyeremanteng چرامنٹنگ نے جو یونیورسٹی کے چیئرمین ہیں عرض کیا کہ جماعتِ احمدیہ اہل گھانا کی بہت خدمت کر رہی ہے۔ حضور نے فرمایا

By nature, heart and religion we are servants

یعنی ہم اپنی فطرت اور مذہب کے لحاظ سے بنی نوعِ انسان کے خادم ہیں

ڈاکٹر چرامنٹنگ صاحب نے عرض کیا کہ کئی بڑے لوگ آپ کی خدمت میں [illegible] ملاقات کے متمنی ہیں۔ حضور نے فرمایا [illegible] میں جلد واپس اکرا [illegible] انشاء اللہ [illegible] تین سال کے بعد پھر [illegible] وقت اگر خدا تعالیٰ کو منظور ہوا [illegible] وقت کی پابندی پر گفتگو [illegible]

بیان کیا کہ میری طالب علمی کے زمانہ میں جب میں آکسفورڈ میں پڑھا کرتا تھا۔ وہاں کے نوکر بھی بے حد باقاعدہ اور وقت کے پابند ہوا کرتے تھے۔ اگر میں نے کبھی ہدایت دی کہ صبح سات بجے گرم پانی چاہیئے تو پورے سات بجے، نہ ایک منٹ کم نہ زیادہ گرم پانی مل جایا کرتا تھا۔

اشانٹی قبیلے کے بادشاہ کا Spokesman جو Linguist کہلاتا ہے اور بادشاہ کی طرف سے گفتگو کرتا ہے حاضر ہوا۔ یہ عیر از جماعت ہے نذرانہ پیش کیا اور مودبانہ لکھ کر عرض کیا کہ ایک سو میل سے چل کر آیا ہوں۔ میں بیمار رہتا ہوں آپ کی دعا کی تاثیر کا قائل ہوں۔ میری صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ حضور نے نبض دیکھ کر بتایا کہ آپ کو بلڈ پریشر کی تکلیف ہے۔ اس نے جواب دیا کہ واقعی مجھے یہ تکلیف ہے۔ حضور نے اس کی صحت کے لئے دعا فرمائی

کئی چیف اور پیراماؤنٹ چیف پیش کئے گئے ایک ممبر پارلیمنٹ اور پیراماؤنٹ چیف نے عرض کیا کہ ہمارے علاقے میں ایک ہسپتال کھولا جائے جس میں ماہر ڈاکٹر موجود ہوں۔ حضور نے فرمایا میں پاکستان سے بعض ایسے ڈاکٹروں کو جو تجربہ کار ہیں اور بڑے بڑے عہدوں پر رہ کر خدمت کر چکے ہیں کہوں گا کہ اب گھانا میں آ کر خدمت کریں اور محترم امیر صاحب جماعتہائے احمدیہ گھانا کو ہدایت دی کہ ڈاکٹر ہم بھجوائیں گے اور باقی انتظامات کے متعلق گھانا کی جماعت ذمہ داری لے

یہاں لوگ تین تین چار چار بیویاں کرتے ہیں اور بچوں کی تعداد بھی ماشاءاللہ خاصی ہوتی ہے۔ ایک دوست سے جو اپنے بچوں اور بیویوں کی فوج ساتھ لائے تھے (بیویاں پانچ تھیں) ہنس کر فرمایا کہ مومن یہاں فیملی پلاننگ کے قائل نہیں معلوم ہوتے۔ اور یہ کام عیسائیوں کے لئے چھوڑ دیا ہے تا کہ ان کی تعداد بڑھنے نہ پائے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ ان کی تعداد پہلے ہی کم ہو رہی ہے اور احمدی مجاہدین کی للکار سے سارے مغربی افریقہ میں عیسائیت کا طلسم دھواں بن کر اڑ رہا ہے۔

حضور سٹی ہوٹل کماسی کے Reception Pavelion میں ساڑھے سات بجے شام تک تشریف فرما رہے پھر اوپر کمرے میں تشریف لے گئے اور وضو کے بعد مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی احمدیہ سیکنڈری سکول میں مغرب اور عشاء کی نماز کے لئے تشریف لے گئے۔ جہاں حسب سابق احباب اور بہنیں ہزاروں کی تعداد میں صف بستہ حضور کے انتظار میں بیٹھی تھیں

واکی جماعت سے ملاقات کا ایمان افروز منظر

نماز کے بعد حضور کا پروگرام Wa وا کی احمدی جماعت سے ملاقات کا تھا۔ حضور سارے دن کی جسمانی کوفت اور مشقت سے تھکے ہوئے تھے۔ نماز کے دوران حضور کو کچھ ضعف بھی ہو گیا لیکن وا Wa کے احمدی بھائیوں سے جو سینکڑوں میل کے فاصلے سے کٹن کٹن اپنے محبوب آقا کے دیدار اور معانقے سے مشرف ہونے کے لئے آئے ہوئے تھے، حضور نے کچھ اس رنگ سے ملاقات فرمائی اور اس کے دوران ہم نے ایسے ایمان افروز نظارے دیکھے کہ سب کی آنکھیں فرط طرب و تشکر سے اشکبار ہو گئیں۔ نائیجیریا اور گھانا کے شمالی علاقوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت نے خاص طور پر قلوب پر اثر کیا ہے۔ یہاں کے لوگوں کو مذہب سے بے حد دلچسپی ہے۔ اور عربی زبان سے قلبی تعلق ہے۔ ان کی فدائیت کی داستانیں تو بہت سن رکھی تھیں اور ذہنی طور پر تصور میں ان کی محبت اور کیفیت کے نقشے بھی اپنے اپنے رنگ میں سب نے جمائے تھے لیکن حقیقت افسانے سے ہزار گنا بڑھ کر نکلی۔ وہ کیفیت اور نظارہ نہ تو بیان ہو سکتا ہے اور بیان ہو بھی سکے تو وہ کیفیت سنی سنائی بات سے پیدا نہیں ہو سکتی جو آنکھوں سے دیکھ کر ہوئی ہے اور جس کی لذت اب تک دل میں قائم ہے۔

نماز کے بعد جس وقت حضور کالج کے ہال میں داخل ہوئے جو روشنیوں کی وجہ سے بقعۂ نور بنا ہوا تھا تو ڈیڑھ سو مخلصین سفید لبادوں میں ملبوس سروں پر کلاہ اور سفید طرے دار پاکستانی پگڑیاں پہنے اپنے آقا کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے۔ خال خال لوگوں نے اپنے پاکستانی بھائیوں کی تقلید میں اور اپنی دلی الفت کے باعث اچکنیں بھی پہنی ہوئی تھیں کھڑے کھڑے سب نے ایک آواز کے ساتھ حضور کی تشریف آوری کے موقع پر اھلاً و سھلاً و مرحباً کہا اور پھر خوش الحانی کے ساتھ وہ قصیدہ عربی پڑھنا شروع کیا جو ہمارے سید و مولیٰ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے وقت انصار لڑکیوں نے پڑھا تھا۔ جب حضور صلے اللہ علیہ وسلم ہجرت کے وقت پہلی بار مدینہ تشریف لائے تھے۔ قصیدہ کچھ اس انداز اور اس درد سے پڑھا کہ تمام دیکھنے سننے والوں کی آنکھیں نمناک ہو گئیں۔ اور پڑھنے والوں کی اپنی آواز بھی گلوگیر ہو گئی۔ اور ہم لوگ کسی اور ہی دنیا میں پہنچ گئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس عرصہ میں کھڑے رہے۔ اس قصیدہ کے دو شعر یہ ہیں

طلع البدر علینا
من ثنیات الوداع
وجب الشکر علینا
ما دعا للّٰہ داع

جب یہ قصیدہ ختم ہوا تو انہوں نے عربی میں ایک اور قصیدہ پڑھنا شروع کیا۔ ان کے چہروں پر محبت اور تشکر اور ایمان کا نور تھا اور ایسی ربودگی کی حالت طاری تھی جو دوسروں پر اثر کئے بغیر نہ رہ سکی۔ یہ لوگ زبانِ عربی کے عاشق ہیں اور عربی بولنے کا شوق رکھتے ہیں۔ لب و لہجہ لباس اور اطوار عربوں کے سے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اس سفر میں شمالی جماعتوں میں تشریف لے جانا ممکن نہ تھا کیونکہ پہلے ہی پروگرام اتنا Packed اور بھاری تھا کہ وقت کی کمی کے پیشِ نظر ہر بڑے سنٹر تک پہنچنے کی کوئی صورت نہ تھی۔ اس لئے وا Wa کے مخلصین اور بہنوں نے یہ تدبیر کی کہ وہ خود اپنے آقا کے حضور پہنچ گئے۔ حضور نے خطاب ارشاد فرمانے سے پہلے احباب سے دریافت فرمایا کہ آپ میں سے عربی کون کون سمجھتا ہے اس پر نصف یا نصف سے کچھ زائد دوست کھڑے ہو گئے۔ پھر دریافت فرمایا کہ انگریزی کتنے دوست سمجھتے ہیں۔ صرف دس آدمی کھڑے ہوئے۔ ان کی اپنی زبان کسی انگریزی جاننے والے یا اردو جاننے والے کو نہیں آتی تھی۔ لہٰذا حضور نے ان سے عربی میں خطاب فرمایا اور عربی سے ان کی زبان میں ترجمہ ساتھ ساتھ ہوتا رہا۔ حضور کا یہ خطبہ ٹیپ ریکارڈ ہو چکا ہے جو انشاء اللہ عنقریب چھپ جائے گا۔

اس کے بعد ملاقات شروع ہوئی۔ اس جماعت کے ایک بزرگ حضور سے ایک ایک دوست کا تعارف کرواتے جاتے تھے۔ نام سب کے عربی تھے افریقن نہیں تھے۔ تقریباً بیس دوست ایسے تھے جو حج بیت اللہ سے مشرف ہو چکے تھے۔ پہلے دوست نے جب حضور سے مصافحہ کیا تو بے اختیار ہو کر حضور سے لپٹ گیا۔ حضور نے بھی اسے اسی طرح سینے سے لگایا جس طرح ماں اپنے مدت سے بچھڑے ہوئے بچے کو سینے سے لگا لیتی ہے جب دوسرے کی باری آئی تو حضور نے دوسرے دوست کو بھی مصافحہ کے بعد معانقے کا شرف بخشا۔ اور یہ سلسلہ جاری رہا یکے بعد دیگرے ۱۵۰ دوستوں کو شرفِ مصافحہ و معانقہ بخشا اور ان بھائیوں کی اس طرح دلداری فرمائی کہ سب دیکھنے والے ان کی قسمت پر رشک کر رہے تھے۔ کیونکہ ساری جماعتوں میں سے صرف Wa وا کی جماعت کو یہ شرف حاصل ہوا کہ حضور نے تمام اراکین سے معانقہ فرمایا۔ ایک دوست اپر والٹا سے جو ایک الگ ملک ہے اور فرانس کی سابقہ کالونی ہے بھی تشریف لائے تھے ان کو بھی معانقہ کا شرف حاصل ہوا۔

اس تقریب کے ساتھ ساتھ مستورات الگ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا کی خدمت میں ملاقات کے لئے حاضر تھیں اور حضرت سیدہ ممدوحہ سلمہا اللہ ایک ایک سے مصافحہ فرما رہی تھیں۔ سخت گرمی اور حبس تھا لیکن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ گرمی اور حبس کی شدت سے بے نیاز اپنے غلاموں سے مل کر خود بھی مسرور ہو رہے تھے اور ان کو بھی روحانی لذت سے شادکام فرما رہے تھے۔ حضرت بیگم صاحبہ سلمہا نے مصافحے کے بعد فرمایا مجھے آپ بہنوں کو دیکھ کر اور خاص کر پردے میں پا کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کی قربانی کو قبول فرمائے۔ بعض حالات کی وجہ سے آپ کے علاقے وا میں نہیں جا سکی جس کا مجھے افسوس ہے۔ اپنے بچوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کریں اور قرآن کریم سیکھیں اور اپنے بچوں کو سکھائیں۔ میں ہمیشہ آپ کے لئے دعائیں کرتی رہوں گی۔ آپ بھی دعا کریں۔ لجنہ کے کام کی رپورٹ حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں باقاعدگی سے روانہ کیا کریں تا حضور آپ کو اپنی دعاؤں میں یاد کرتے رہیں آپ نے رپورٹ پر خاص طور پر زور دیا اور پھر اپنا ایڈریس بھی دیا۔ تا کہ خطوط روانہ کئے جا سکیں۔ اس کے بعد لجنہ کی صدر اور دو اور احمدی خواتین نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کا شکریہ ادا کیا اور بہت خوشی کا اظہار کیا اور وعدہ کیا کہ وہ آپ کے ارشادات کی تعمیل کریں گی۔ اس کے بعد حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نے اجتماعی دعا کروائی۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ جہاں جہاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب کو شرفِ ملاقات بخشا وہیں بہنوں کو بھی حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا سے مصافحے اور ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی۔ کماسی مشن ہاؤس کی افتتاحیہ تقریب پر حضرت سیدہ سلمہا اللہ تعالیٰ نے تقریباً چار ہزار احمدی خواتین سے مصافحہ فرمایا۔ اور زریں نصائح سے سرفراز فرمایا آپ نے فرمایا مجھے یہاں آ کر اور آپ کو اور آپ کے اشتیاق کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے اشتیاق کو ترقی دے۔ اور آپ میں اللہ تعالیٰ کی حقیقی محبت پیدا ہو۔ میں آپ کو نصیحت کرتی ہوں کہ آپ اپنی اور اپنے بچوں کی صحیح تربیت کریں تا وہ بڑے ہو کر سچے مسلمان ثابت ہوں میں آپ کے لئے دعا کرتی ہوں اور کرتی رہوں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کی مدد کرے اور ترقی دیتا رہے اور نیکیوں کی توفیق بخشے۔ اس کے بعد آپ نے دعا کروائی۔ دعا کے وقت آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کشفی حالت میں دیکھا آپ نے دیکھا کہ حضور بادلوں میں سے نمودار ہوئے اور آپ کا رُخِ انور خوشی سے چمک رہا ہے۔ الحمدللہ۔ اس تقریب*

*میں آپ کو سخت گرمی اور حبس میں دو گھنٹے سے زاید مصافحے کے وقت ایک ہی جگہ کھڑے رہنا پڑا۔ احباب اپنے آقا اور حضرت بیگم صاحبہ کے لئے متواتر دعاؤں میں لگے رہیں۔

حضور انور کی کماسی سے اکرا کے لئے روانگی

کماسی میں حضور کی اہم دینی مصروفیات۔ احباب جماعت کا جذبۂ اخلاص و عقیدت

محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم اے اپنی رپورٹ مرسلہ ۲۳ر اپریل ۱۹۷۰ء میں جو محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی ربوہ کے نام موصول ہوئی تحریر فرماتے ہیں :-

کماسی (گھانا) ۲۳ر اپریل ۱۹۷۰ء

مورخہ ۷۰-۴-۲۳ صبح آٹھ بجے سٹی ہوٹل کماسی سے اکرا کے لئے روانگی کا پروگرام تھا لیکن حضور کی کار جو ورکشاپ میں ٹسٹنگ کے لئے گئی ہوئی تھی واپس نہ پہنچی جس سے روانگی میں خاصی دیر ہو گئی۔

حضور کا کماسی کا پروگرام بہت مصروف رہا۔ دن میں تین تین تقریریں اور کئی کئی ملاقاتیں ہوئیں اور آرام کا وقت بالکل نہ مل سکا۔ روانگی کے وقت حضور نے معلم صالح صاحب۔ سعید آدما صاحب۔ الحاج الحسن عطاء صاحب۔ ہارونا صاحب۔ احمد بواچی صاحب معلم عبد اللہ حسین صاحب اور معلم یوسف صاحب کو شرف مصافحہ و معانقہ بخشا۔ اور روحانی ترقی کے ساتھ ساتھ ذہنی ترقی کی ضرورت اور اہمیت کی وضاحت فرمائی۔

یہاں یہ ذکر کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ نذیر احمد صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ، اور بچے اپنے ہاں کھانا پکوا کر اور ہر چیز گھر سے تیار کر کے لاتے رہتے اور حضور کی اور حضرت بیگم صاحبہ کی بہت اخلاص سے خدمت کی۔ نذیر احمد صاحب ٹی آئی کالج کے اولڈ بوائے ہیں۔ شاہد احمد صاحب قریشی ایم ایس سی اولڈ بوائے ٹی آئی کالج نے بہت اخلاص سے ڈیوٹی دی۔ اور سکول سے ایک ہفتے کی رخصت لے لی۔ عبد الحق صاحب ایک بار ساری رات ٹائپسٹ کی تلاش میں پھرتے رہے ٹائپ کروا کر لائے۔ اسی طرح مکرم ملک غلام نبی صاحب، قریشی مبارک احمد صاحب نے بھی اخلاص سے خدمت کرنے کی توفیق پائی۔

احمد بواٹنگ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں انہوں نے اور خدام نے بہت اخلاص سے اپنے آقا کی خدمت میں حاضر رہ کر دن رات ڈیوٹی دی۔ نمازوں پر اور ملاقاتوں کے وقت اخلاص اور خدا ترسی کے ساتھ مفوضہ فرائض بجا لاتے رہے۔ عبد اللہ ناصر صاحب اور ان کا سٹاف بھی شکریہ کا مستحق ہے۔

فجزاھم اللہ احسن الجزاء

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحت اچھی رہی۔ کوفت اور گرمی کی شدت سے جسمانی طور پر تکان کا احساس بھی رہا احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کے لئے درد دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

روانگی از کماسی

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۹-۲۸ صبح مورخہ ۷۰-۴-۲۳ کو اکرا کے لئے سٹی ہوٹل کماسی سے روانہ ہوئے۔ اور محترم الحاج الحسن عطا کے مکان پر، جو پُرفضا جگہ پر واقع ہے تشریف لے گئے ڈرائنگ روم میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی عطا فرمودہ اور کھینچی ہوئی وہ تصویر جو حضور نے اپنے کیمرے سے حسن صاحب کے ساتھ اس وقت کھینچی تھی جب حسن صاحب ربوہ تشریف لائے تھے لگی ہوئی تھی۔ حضور نے اصل تصویر بھی منگوا کر دیکھی

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ اندر زنانخانے میں تشریف لے گئیں

دعا کے بعد جو حضور نے مکان کے اندر فرمائی کلچرل سنٹر تشریف لے گئے کلچرل عجائب گھر کے ڈائریکٹر بہت اصرار سے بار بار عرض کر چکے تھے کہ حضور ضرور تشریف لائیں۔ چنانچہ ۹-۴۳ پر حضور میوزیم کے لئے روانہ ہوئے۔ ڈائریکٹر صاحب نے بڑھ کر استقبال کیا۔ پھر اپنی تصنیف کردہ کتابوں کا تحفہ پیش کیا اور حضور کو اشانٹی تہذیب و تمدن کے نمونے دکھائے حضرت بیگم صاحبہ بھی ہمراہ تھیں۔ اشانٹی بادشاہوں اور چیفس کے نہانے کی چوکیاں برتن، کپڑے ہتھیار، زیور، جواہرات رکھنے کے ڈبے وغیرہ موجود تھے تفصیل سے تعارف کرایا۔

آرٹ کے نمونوں کے داخلی مفہوم پر حضور نے بصیرت افروز ارشادات فرمائے واپسی کے وقت میوزیم کے ڈائریکٹر Dr A.A. Kyeremanteng (صدر یونیورسٹی کونسل) نے دستخط کے لئے رجسٹر پیش کیا۔ حضور نے اردو میں دستخط فرمائے۔ اور ہجری شمسی میں تاریخ لکھی۔ ڈائریکٹر نے کہا کہ حضور کی تشریف آوری کو آئندہ نسلیں یاد رکھیں گی۔ نیز کہا کہ ہماری خوش قسمتی ہے۔ یہ دستخط تاریخ میں یادگار رہے گا۔

پھر ڈائریکٹر صاحب نے حضور کو وہ قطعۂ زمین بھی دکھایا جہاں اشانٹی قبائل کے مختلف مذاہب اور مشرکانہ رسوم کے نمونے بنائے جائیں گے۔ الحاج الحسن عطاء صاحب نے اس موقع پر ڈائریکٹر صاحب سے کہا ہم احمدی مسلمان بھی اشانٹی قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے ہماری مذہبی عبادت گاہ یعنی ایک مسجد بھی یہاں بننی چاہیئے۔ اس پر حضور نے فرمایا مسجد میں سب وہ لوگ عبادت کر سکتے ہیں جو خدائے واحد کی پرستش کرتے ہوں۔ انّ المساجد للّٰہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کوپن ہیگن مسجد کی مثال دی۔ جہاں حضور نے افتتاح کے وقت اعلان فرمایا تھا کہ خدائے واحد کی پرستش کرنے والے مسجد میں عبادت کر سکتے ہیں اس دن سے ایک ہزار عیسائی مسجد میں ہمارے ساتھ شامل ہو کر عبادت کر چکے ہیں۔

۱۰-۲۰ صبح میوزیم سے روانہ ہوئے ڈائریکٹر صاحب دور تک رخصت کرنے آئے راستے میں مسجد نیر رضؓ برلب سڑک اکرا جاتے وقت بائیں جانب واقع ہے حضور مسجد میں تشریف لے گئے۔ داخل ہوتے ہی قبلہ رخ ہو کر دو زانو ہو کر لمبی دعا مانگی۔ تمام خدام شامل ہوئے۔ مسجد نہایت صاف ستھری بنی ہوئی ہے۔ فرش خوبصورت اور رنگین ہے۔

۱۰-۳۵ صبح اکرا کے لئے روانگی ہوئی۔ تیسویں میل پر احباب کاروں پر اپنے آقا کو ایک نظر دیکھنے اور رخصت کرنے آئے ہوئے تھے۔ راستے میں جہاں، جہاں سے گزرتے راہ گیر اور سڑک پر آباد بستیوں کے لوگ ہاتھ اٹھا اٹھا کر سلام کرتے بعض اشاروں سے بتاتے اور کہتے "احمدیہ" یعنی جماعت احمدیہ کے امام ایدہ اللہ تعالیٰ۔

اخبارات ریڈیو وغیرہ پر حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری کا بہت چرچا تھا۔ اس لئے مضافات کے رہنے والے سب لوگ واقف ہو چکے تھے۔ یہ خاصا صبر آزما سفر تھا۔ گرمی بھی اور حبس تھا۔ اکرا سے تقریباً ساٹھ میل پر Kofridua کوفریڈوا ایک اچھا خاصہ قصبہ ہے برلب سڑک ایک ہوٹل ہے حضور نے کھانا جو ساتھ تھا یہیں تناول فرمایا ظہر اور عصر کی نمازیں ہوٹل کے دفتر میں ادا فرمائیں۔ جسے ہوٹل کی مالکہ نے اس غرض کے لئے خالی کر دیا

کھانے کے بعد حضور نے کافی دیر تک یہاں تصویریں لیں۔ فرمایا کہ مشن کے پاس ایک ایئرکنڈیشنڈ کار ہونی چاہیئے۔ یہ گفتگو اردو میں ہو رہی تھی۔ اس پر از لبض احباب سے مسکراتے ہوئے فرمایا آپ کو میری گفتگو سمجھ نہیں آ رہی ہے اس لئے اردو سیکھیں۔ روانگی کے وقت ہوٹل کی مالکہ نے دعا کی درخواست کی۔ حضور نے ہاتھ اٹھا کر اس کے لئے دعا فرمائی۔ مالکہ بھی دعا میں شامل ہوئی۔ یہ خاتون مذہباً عیسائی ہے۔ مولوی غلام نبی صاحب بھی جو کماسی رہ گئے تھے یہاں قافلہ سے آن ملے۔

ہوٹل سے حضور ۴-۲۰ شام روانہ ہوئے اور واپس اکرہ Ambassador ہوٹل خیریت سے پہنچ گئے۔ الحمد للہ

۷۰-۴-۲۴ صبح مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب نے بتایا کہ حضور کی طبیعت پر گرمی اور تکان کا اثر ہے۔

دعائے مغفرت

میرے والد محترم جناب سید محمد یوسف صاحب، بھاگلپوری کچھ عرصہ سے دل کے عارضہ کی وجہ سے علیل تھے۔ مورخہ ۱۵ر شہادت ۱۳۴۹ ہجری شمسی مطابق ۱۵ر اپریل ۱۹۷۰ء بروز بدھ اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم چونکہ موصی تھے اس لئے فی الحال امانتاً مسجد احمدیہ بھاگلپور کے پہلو میں مدفون ہوئے انشاء اللہ جلسہ سالانہ کے موقع پر مرحوم کی نعش کو بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن کرنے کے لئے لے جایا جائے گا۔ بھاگلپور میں کثرت سے احباب جنازہ میں شامل ہوئے۔ مسجد اقصیٰ قادیان میں بھی نماز جنازہ غائب پڑھی گئی۔ احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنا قرب بخشے۔ آمین

عزیزہ ڈاکٹر محمد یونس صدر جماعت احمدیہ بھاگلپور بہار

سالٹ پانڈ (غانا) میں بارہ ہزار افرادِ جماعت احمدیہ کی طرف سے اپنے آقا کا پُرخلوص استقبال

حضور کا ولولہ انگیز خطبہ جمعہ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے موضوع پر بصیرت افروز خطاب

محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم اے اپنی رپورٹ مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۷۰ء مرسلہ از اکرا (گھانا) میں جو محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی ربوہ کو موصول ہوئی تحریر فرماتے ہیں:۔

ہمارے مخلص احمدی بھائی رشید ابو بکر صاحب جو چھ سال باہر عربی کی تعلیم حاصل کرتے رہے ہیں اور احمدیت کی وجہ سے اکتیس دن نظر بند بھی رہے اور ریڈیو گھانا میں عربی سیکشن کے انچارج ہیں کل سے بڑے بیتاب تھے کہ کسی نہ کسی طرح ان کے جانماز پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نماز ادا فرمائیں۔ آج صبح حضور نے جانماز قبول فرمایا۔ حضور نے اس پر علاوہ نماز کے نوافل بھی ادا کئے۔ ابراہیم صاحب ایم پی حضرت میاں صاحب سے ملے۔ یہ حضور سے ملنا چاہتے ہیں۔

سالٹ پانڈ Salt pond

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مع حضرت بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ اور حضرت میاں مبارک احمد صاحب سلمہٗ صبح ۲۰-۹ پر ایمبیسڈر ہوٹل اکرا سے چھ کاروں میں مع دیگر افراد قافلہ محترم امیر صاحب مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم۔ مکرم بشارت احمد بشیر صاحب جنرل سیکرٹری۔ محترم الحاج الحسن عطا صاحب۔ محترم عبد اللہ اماموصاحب۔ الحاج محمد آرغفر صاحب اور دیگر احباب سالٹ پانڈ کے لئے روانہ ہوئے۔ سالٹ پانڈ کا نام زبان پر آتے ہی تاریخ احمدیت کا وہ زمانہ آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد پر حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب نیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلے پہل سرزمین افریقہ پر قدم رکھا۔ جہاں حضرت نیر صاحب مرحوم پہلے اترے اور اس بزرگ صحابی مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں کو سب سے پہلے جس مقام نے چوما وہ سالٹ پانڈ ہی کی خوش قسمت سرزمین ہے۔ حضور ۷-۱۱ بجے سالٹ پانڈ پہنچے۔ سالٹ پانڈ سے باہر دو میل سے لے کر مسجد تک احباب اور بہنیں اپنے پیارے امام کے استقبال کے لئے دو رویہ صف بستہ کھڑے تھے۔ اور ... اھلاً وسھلاً ومرحباً ... رہے تھے۔ اللہ اکبر ... امیر المومنین زندہ باد کے

نعرے لگ رہے تھے۔ بہنیں رومال ہلا ہلا کر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہتیں اور اللہ اکبر اللہ اکبر کہتی ہوئی حضور کی کار کے ساتھ ساتھ سخت دھوپ میں دوڑتی چلی جا رہی تھیں۔ پولیس نے یک طرفہ ٹریفک کی پابندی اٹھا کر حضور کے سارے رستے پر جگہ جگہ سپاہی کھڑے کئے ہوئے تھے۔ جو حضور کی کار گزرنے پر سلیوٹ بجا لاتے تھے۔

سب سے پہلے نہایت خوبصورت گنبدوں والی سفید براق رنگ کی وسیع و عریض مسجد نظر آئی۔ اس مسجد کو مولانا مبشر صاحب نے بنوایا تھا۔ گیارہ بجکر ۲۰ منٹ پر مشن ہاؤس پہنچے جو مسجد کے پاس جدید طرز کی دو منزلہ عمارت ہے۔ اس عمارت سے حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب نیر رضی اللہ عنہ کا وہ مکان نظر آتا ہے جس میں آپ قیام گھانا کے دوران فروکش رہے۔ مکان کیا ہے ایک شیڈ سا ہے جس کی چھت پر پڑی ہوئی ٹین زنگ آلودہ ہو چکی ہے۔ عمارت بھی خستہ حالت میں ہے اور جگہ جگہ سے قابل مرمت ہے۔ جس نے بھی اس جگہ کو دیکھا اوّلین کے عزم ایمان اور ولولوں کا نقشہ سامنے آگیا۔ اس بے سروسامانی میں یکہ و تنہا اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اس کا پیغام پہنچانے کے لئے چل کھڑے ہوئے۔ جہاں سے گزرے بعد میں آنے والوں کے لئے اپنی زندگی دے کر راستہ ہموار کر گئے۔ جہاں بیٹھے روحانیت کی بستیاں بسا گئے اور رشد و ہدایت کے ایسے چراغ جلا گئے جو آئندہ صدیوں تک رہگزروں کو راستہ دکھلاتے رہیں گے۔

پہلا مشن ۱۹۲۱ء میں حضرت نیر صاحب رضی اللہ عنہ نے کھولا۔ پھر حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ان کے بعد حضرت مولوی نذیر احمد علی صاحب رضی اللہ عنہ۔ ان کے بعد مولانا مبشر صاحب تشریف لائے۔ آجکل مشنری انچارج مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم امیر جماعتہائے گھانا ہیں۔ اور عنقریب ان کی جگہ مولوی بشارت احمد صاحب بشیر چارج سنبھالنے والے ہیں۔ سالٹ پانڈ ہی جماعت کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ مشن ہاؤس کے ساتھ مشنری ٹریننگ کالج ہے۔ آجکل پرنسپل عبد الحکیم صاحب جوزا ہیں جو جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل اور تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے اولڈ بوائے ہیں۔ سکول بھی ہے۔

مشن ہاؤس سے ۱۲-۱۲ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ پنڈال میں تشریف

لے گئے۔ جلسہ گاہ نہایت پُر فضا مقام پر واقع ہے ایک طرف سمندر ہے اور سمندر کی لہریں زمین کے اس کنارے سے ٹکراتی رہتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے حضرت مہدی معہود کے پیغام کو لفظاً اللہ تعالیٰ نے زمین کے کناروں تک پہنچا دیا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ نائیجیریا میں لیگوس۔ گھانا میں اکرا اور سالٹ پانڈ۔ آئیوری کوسٹ میں آبی جان۔ لائبیریا میں منروویا گیمبیا میں باتھرسٹ اور سیرالیون میں فری ٹاؤن سب کے سب زمین کے کنارے پر واقع ہیں۔ اور بحر اوقیانوس سے اٹھنے والی ہر لہر اس حقیقت کا اعلان کر رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کی تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچا دیا ہے ؎

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

جلسہ گاہ نہایت حسین اور پُر فضا جگہ پر واقع ہے۔ تقریباً اڑھائی سے تین فرلانگ لمبی اور ڈیڑھ فرلانگ چوڑی ہے۔ ناریل کے درخت قریب قریب قطار اندر قطار اس طرح لگائے گئے ہیں کہ ہر طرف سایہ ہی سایہ ہے۔ سب سے عجیب بات یہ ہے کہ افریقہ کی عام زمین کی طرح جو ہر قسم کی جڑی بوٹیوں۔ گھاس۔ پودوں۔ جھاڑیوں اور درختوں کے باعث ہر قسم کے حشرات الارض کی پناہ گاہ بنی ہوئی ہوتی ہے یہ جگہ صاف اور بغیر گھاس کے ہے۔ اس عاجز کو برادرم محترم عبد اللہ اماموصاحب نے بتایا کہ کسی وقت یہاں Beach ہوا کرتا تھا اب یہ جگہ سطح سمندر سے کافی اونچی ہے۔ جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسے بھی یہیں ہوتے ہیں ساحل پر ہونے کے باعث باد نسیم Breeze چلتی رہتی ہے۔

ایک دوست نے بتایا اور اس کا ذکر یہاں مناسب ہوگا کہ جب جلسہ ہوتا ہے تو لوگ قبائلی در قبائلی جلوس میں آکر سٹیج پر چندہ دیتے ہیں اور قبائل کا باہمی مقابلہ ہوتا ہے اور فاستبقوا الخیرات کا عجیب ایمان افروز منظر ہوتا ہے قبائل مالی قربانی کے میدان میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

حضور سٹیج پر تشریف فرما ہوئے۔ پیراماؤنٹ چیف Nanpa Omanben of Unkusukum Central Region پیراماؤنٹ چیف آف اے نوملی Anomaly پیراماؤنٹ چیف آف Enyan Derikyin رجینٹ Upper Town آف Regent آف لوئر ٹاؤن۔ پیراماؤنٹ چیف آف Tufuhen۔ چیف آف Aba Krampa۔ چیف آف Ayona Brakwa۔ انچارج پادری آف میتھوڈسٹ چرچ سالٹ پانڈ۔ ریورنڈ فادر رومن کیتھولک مشن کیپ کوسٹ۔ ایجوکیشن آفیسر سنٹرل ریجن کیپ کوسٹ۔ ایجوکیشن آفیسر انچارج ٹیچرز ٹریننگ کالج سالٹ پانڈ۔ پولیس کے اے ایس پی انچارج پولیس سالٹ پانڈ۔ اور معززین شہر کے علاوہ گھانا کے احمدی بھائی بہنیں جو سالٹ پانڈ کے حلقے سے تعلق رکھتے ہیں جمع تھے۔ تعداد کم از کم بارہ ہزار ہو گی۔ اس دور افتادہ علاقے میں اسلام اور احمدیت کے مخلص خدام اور بہنوں کے ایسے بڑے اجتماع کے لبوں پر تسبیح و تحمید اور ورد و دعائیں تھیں۔ چہروں پر ایمان اور یقین کی روشنی تھی اور دلوں میں احمدیت کے لئے عشق اور محبت کے بے پناہ سمندر۔ بار بار دل یہی چاہتا تھا کہ کاش ہمارے ملک کی جماعتیں کسی طرح چند لمحوں کے لئے یہاں پہنچ جائیں اور یہ ایمان افروز نظارے دیکھ سکیں کہ احمدیت کا فتح نصیب کارواں خلافت راشدہ کی بابرکت قیادت میں کس سرعت کے ساتھ منزل مقصود کی طرف بڑھ رہا ہے۔ الحمد للہ

حضور کے استقبال کی تقریب تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی جو مکرم مولوی عبد الوہاب آدم مشنری انچارج ٹیچی مان نے کی۔ الحاج محمد آرغفر صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گھانا نے استقبالیہ ایڈریس پڑھا جس میں انہوں نے حضور کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہا کہ حضور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی تشریف آوری ہمارے لئے فخر اور خوش قسمتی کا باعث ہے کتنے لوگ اس حسرت میں اس دنیا سے رخصت ہو گئے کہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام یا ان کے خلفاء کی زیارت کر سکیں۔ آج حضور کی تشریف آوری سے ہماری یہ حسرت پوری ہوئی ہے۔ آپ نے گھانا میں احمدیت کی تاریخ کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ حضرت نیر صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تشریف آوری کے وقت سے اس موجودہ وقت تک جماعت کی عہد بعہد ترقی تاریخ کا عظیم واقعہ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ۱۹۶۰ء کی مردم شماری کے مطابق گھانا میں بالغ احمدی افراد کی تعداد ایک لاکھ تینتیس ہزار تھی

حضور نے خطبہ جمعہ میں جو ۱۵-۱۱ سے ۵۰-۱۱ تک جاری رہا اور انگریزی زبان میں تھا اور جس کا ترجمہ مکرم عبد الوہاب آدم صاحب کر رہے تھے فرمایا:۔

یہ دن آپ کے لئے ایک عظیم دن ہے اللہ تعالیٰ نے اس فعّال اور زندہ تحریک میں شامل ہونے کی آپ کو نہ صرف توفیق دی بلکہ آپ کو موقع دیا ہے کہ آپ حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے ایک خلیفے سے ملاقات کر سکیں۔ پہلی بار آپ میں سے اکثر کو یہ موقع ملا ہے کہ

کہ آپ مجھ سے دعائیں لیں اور خلافت کی برکات سے بالمشافہہ حصہ پائیں۔ اگرچہ میں تو آپ کے لئے ہر روز دعا کرتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرے لئے بھی یہ ایک عظیم دن ہے جب میں یہاں آیا اور میں نے تقدس کا نور آپ کی پیشانیوں پر چمکتا ہوا دیکھا تو میرے جذبات نے ایسا جوش مارا جسے بیان کرنا ممکن نہیں۔ بڑی مشکل سے میں نے اپنے جذبات پر قابو پایا۔ میں نے سوچنا شروع کیا کہ یہ ایک تنہا اکیلی آواز تھی جو آج سے اسّی سال پہلے قادیان سے بلند ہوئی۔ وہ آواز اپنے نفس کو بلند کرنے کے لئے نہیں اٹھائی گئی تھی وہ آواز اللہ کے جلال کو ظاہر کرنے کے لئے اٹھائی گئی تھی جو بڑی طاقتوں والا ہے وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت اور مقام کو ظاہر کرنے کے لئے بلند کی گئی تھی (اس پر آمین آمین کی آوازیں بلند ہوئیں) بنی نوع انسان اللہ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو بھول چکے تھے لیکن بنی نوع انسان کو آپ کی رحمت اور مدد کی ضرورت تھی۔ جس کے بغیر وہ اپنی غلطیوں کا خمیازہ بھگتنے سے نہیں بچ سکتے تھے۔ جب وہ آواز بلند ہوئی تو ساری دنیا اس آواز کو خاموش کرنے کے لئے کھڑی ہو گئی لیکن انسان کی متحدہ سازشیں اور طاقت اس آواز کو خاموش نہ کر سکی۔ اللہ کے فرشتے آسمان سے اترے کہ اس کی حفاظت کریں اور اس کی تائید کریں اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نام اور پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچائیں۔ جب میں نے آپ کو اللہ تعالے کی تعریف اور حمد کے ترانے گاتے دیکھا اور سنا تو میں نے یہ محسوس کیا کہ یہ وہی آواز ہے جو آپ کے مونہوں سے صدائے بازگشت کی طرح ٹکرا کر بلند ہو رہی ہے۔ آپ احمدیت کی سچائی کا زندہ ثبوت ہیں۔ یاد رکھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے وقت مسلمان جاگنے کی کوشش کر رہے تھے وہ تنظیمیں اور ایسوسی ایشنیں بنا کر اپنے رنگ میں مسلمانوں کی مدد کر رہے تھے اور ان کی بنیادی مشکلات کو حل کرنے میں کوشاں تھے۔ لیکن آپ ہمیشہ یاد رکھیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کسی نئی ایسوسی ایشن یا کلب کے قائم کرنے کے لئے تشریف نہیں لائے تھے۔ آپ اللہ تعالے کی طرف سے اس کی اپنی جماعت کے قیام کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ اللہ تعالے کی پوری قدرت اور طاقت آپ کی پشت پر تھی۔

پس آپ کی خوشی اور اس کا اظہار بالکل حق بجانب ہے۔ آپ مجھ سے ملے اور مجھے دیکھا اور میری دعائیں لیں اس لئے آپ کو پورا حق ہے کہ آپ خوش ہوں۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے میں ہر احمدی کو احمدیت کی سچائی کا ثبوت سمجھتا ہوں۔ اور آپ کا اسلام کے مقاصد کے حصول میں شغف آپ کے اخلاص اور ایمان کا آئینہ دار ہے۔ آپ ثبوت ہیں اس بات کا کہ ہر وہ چیز صحیح اور خیر ہے جس کا اللہ تعالے ارادہ فرماتا ہے۔ اس لئے ہمیں ان ذمہ داریوں کو جاننا اور سمجھنا چاہیئے جو ہمارے کندھوں پر ڈالی گئی ہیں۔ ہمارے سامنے ایک ایسا بھی شاندار مستقبل ہے اور اسی کے مطابق بہت بڑی قربانیوں کی بھی ضرورت ہے اگر ہم اپنی ذمہ داریاں صحیح معنوں میں ادا کریں تو ہم اللہ تعالے کے ایسے فضلوں کے وارث ہوں گے جن کا آج ہم اندازہ بھی نہیں کر سکتے اسلام اور احمدیت کی فتح کا دن بہت قریب ہے اس لئے اپنے فرائض کی ادائیگی کے لئے تیار رہو جائیں۔ اللہ تعالے کبھی آپ کو اکیلا نہیں چھوڑے گا۔ اس کے فرشتے آسمان سے آپ کی مدد کے لئے اتریں گے۔ اور آپ ہی، صرف آپ ہی ہر مذہب، ہر قسم کے فلسفے اور ہر قسم کے نظریئے پر غالب آئیں گے مستقبل آپ کا ہے۔ مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ آگے بڑھیں اور اس سے ملیں

اس کے بعد حضور نے اللہ تعالے سے زندہ تعلقات پر سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کی روشنی میں تفصیل سے واضح فرمایا کہ یقین یقین کو کاٹتا ہے۔ شکار جنگل کی طرف بلاتا ہے تو سانپ اور شیروں کا خوف اس سے دور بھگاتا ہے۔ جس طرح ایک شکاری کا جنگل میں جانا اور وہاں شکار کی بجائے سانپوں اور بھیڑیوں اور چیتوں کو پاکر واپس لوٹ آنا ایک عقلمند عمل ہے اسی طرح اگر انسان کو اللہ تعالے کے غضب اور غصے کا ڈر ہو تو وہ کبھی گناہ نہ کرے گا۔ وہ پوری کوشش کرے گا کہ اس کے غصے اور غضب کے جہنم سے اپنے آپ کو بچائے۔

پھر فرمایا:- اس لئے اے میرے روحانی بچّو! جس چیز کی ضرورت ہے وہ اللہ تعالے کے جلال پر یقین ہے۔ ایسا یقین جس سے جسم کانپ جائے۔ اور اللہ تعالے کے قرب اور رضا ہی میں نجات نظر آئے۔ پس قرب کی راہوں کی تلاش ضروری ہے۔ اس لئے میں مہدی اور مسیح موعود علیہ السلام کے جانشین کے طور پر آپ کو جو یہاں موجود ہیں یا دنیا میں کہیں اور موجود ہیں ان سب کے نوٹس میں یہ حقیقت لانا چاہتا ہوں کہ جو کتاب ان ساری ضرورتوں کو پورا کرتی ہے وہ صرف قرآن مجید ہے۔"

اس کے بعد جمعہ اور عصر کی نمازیں ادا فرمائیں۔ جمعے کے بعد حضور نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایسے جلال اور غیرت سے تقریر فرمائی کہ در و دیوار سے اللّٰھم صلّ علٰی محمّدٍ کی صدائیں بلند ہونے لگیں حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے بنی نوع انسان کا امتحان لیا۔ اس امتحان میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سب سے اوّل آئے۔ پاس تو دیگر انبیاء، حضرت آدم، موسٰے، عیسٰے علیہم السلام بھی ہوئے لیکن نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامیابی کی عظمت اور دیگر انبیاء کی کامیابی میں کوئی نسبت ہی نہیں۔ حضور کے ان ارشادات کو عیسائی منادوں نے بہت غور سے سنا۔ یہ لوگ خطبے اور نماز کے دوران اپنی اپنی جگہوں پر مع پیراماؤنٹ چیفس و چیفس بیٹھے ہوئے تھے۔

حضور نے ارشاد فرمایا کہ نماز کے وقت کی صفوں کی لمبائی ماپی جائے۔ ماپنے پر صف ۱۳ قدم لمبی نکلی۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ صفیں بعد میں اس سے بھی لمبی ہو گئی تھیں یہاں تک کہ ساحل سمندر میں Beach تک پہنچ گئی تھیں

اس کے بعد ملاقات شروع ہوئی حضور نے کھڑے ہو کر احباب کو شرفِ مصافحہ سے مشرف فرمایا۔ ملاقات دو بجے شروع ہوئی اور ڈیڑھ گھنٹے سے زیادہ عرصے تک جاری رہی۔ محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم اور دیگر احباب جو ملاقات کا انتظام کر رہے تھے وہ احباب کو تلقین کر رہے تھے کہ مصافحے میں دیر نہ لگائیں۔ سوائے اس کے کہ حضور خود کسی کو روک لیں۔ اور یہ واقعہ ہے کہ احباب امیر صاحب کی ہدایت کے مطابق تھوڑے سے تھوڑے وقت میں مصافحہ کرنے کے بعد اپنے دوسرے بھائیوں کو مصافحے کا موقع دینے کے لئے بادلِ ناخواستہ فوراً ہی آگے بڑھ جاتے تھے۔ بعض ان میں ایسے بھی تھے جو ننگے پاؤں مصافحے کی کوشش کرتے تھے اور جوتا اتار دیتے تھے۔ مصافحے کے بعد احباب دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرے پر پھیرتے اور درود شریف پڑھتے ہوئے آگے بڑھ جاتے۔

یہ امر درج ہونے سے رہ گیا کہ نمازِ جمعہ کے بعد حضور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں تقریر فرمانے کے بعد پیراماؤنٹ چیفس اور چیفس (جو اپنے قبائلی لباس پہنے اپنے شامیانہ نما چھاتوں کے نیچے بیٹھے تھے اور عصابردار زریں عصا اٹھائے ان کی خدمت میں حاضر تھے) کے پاس خود تشریف لے گئے اور فرداً فرداً ان سے اور دیگر غیر از جماعت مہمانوں سے مصافحہ فرمایا اور ان کے حالات دریافت فرمائے

جمعہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالی اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالے تقریباً دو گھنٹے لمبی ملاقاتوں کے بعد تھک سے گئے تھے۔ لیکن حضور کا چہرہ گلاب کے پھول کی طرح کھلا ہوا تھا۔ اور حضور بہت خوش تھے۔ ملاقاتوں کے دوران چند لمحوں کے لئے خاکسار اور مکرم مولوی عبد الکریم صاحب ساحل کے کنارے پہنچے۔ اچانک حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب نیّر رضی اللہ تعالے عنہ کی یاد آئی۔ جب وہ اس ساحل پر کہیں قریب ہی اترے تھے۔ پھر یہ نقشہ بھی آنکھوں نے عالمِ تصور میں دیکھا کہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالے عنہ اس جلیل القدر مبلغ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے برگزیدہ [illegible] کے لئے قادیان کی بستی میں اللہ تعالی کے حضور سر بسجدہ ہوں گے۔ پھر یہ خیال دل پر آتے چلا گیا کہ حضور رضی اللہ تعالے عنہ ان جسمانی آنکھوں سے اپنی تبلیغی مہم کی محیر العقول کامیابی کو ملاحظہ نہ فرما سکے۔ نہ جانے اور کیا کیا خیال آتے کہ دل بھر آیا اور آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ اللہ تعالے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالے عنہ اور ان مجاہدین کو جنہوں نے میدانِ جہاد میں اپنی زندگیاں ہنس کر قربان کر دیں جزائے خیر دے اور ان پر اور ان کی اولادوں پر اپنی بے شمار برکتیں نازل فرمائے اور آنے والی نسلوں کو اور ہم حقیروں کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ملاقات کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالے مع حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل [illegible] مشن ہاؤس میں تشریف لے گئے۔ جہاں مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم کی اہلیہ صاحبہ نے کھانے کا انتظام کیا ہوا [illegible] اس عرصے میں جب کھانا کھایا جا رہا [illegible] بچیاں باہر طلع البدر علینا کا [illegible] رہی تھیں۔ اس کے ساتھ ہی [illegible] بقرہ کی [illegible] آیات ترتیل سے پڑھ رہی تھیں۔ حضور کچھ دیر تشریف فرما رہے۔ مشن ہاؤس کے ساتھ حضرت نیّر صاحب رضی اللہ تعالے عنہ کا وہ کمرہ ہے جس میں آپ نے پہلے پہل قیام کیا۔ حضور نے چھت سے اس کمرے کو ملاحظہ فرمایا۔ اور فرمایا ہم انشاء اللہ تعالی افریقہ کے [illegible] سے شمال کو جلد حلقہ بگوشِ احمدیت کر لیں گے جس طرح عیسائیت نے ساحل کی طرف سے حملہ آور ہو کر یہاں کے مقامی باشندوں کو کشتی Beach [illegible] گھنے جنگل میں [illegible] دیا تھا اسی طرح ہم ان کو واپس سمندر میں [illegible] گے۔ اور یہاں صرف عیسائیت کے مقبرے [illegible] گے۔

کھانا ساڑھے چار بجے شام ختم ہوا۔ واپسی میں دیر ہو رہی تھی [illegible] رستے میں مسجد کا سنگ بنیاد بھی رکھنا تھا۔ محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم امیر جماعت [illegible] فرائض ادا کرتے رہے۔ [illegible] اسی طرح روانہ ہونے لگے [illegible] حضور نے بڑے پیار سے فرمایا پہلے کھانا کھائیں اور تسلی سے کھائیں پھر روانگی ہوگی۔

مشن [illegible] جس وقت حضور تشریف [illegible] فرما تھے حضور نے فرمایا کہ [illegible] کے لئے [illegible] شام [illegible]

... کا ہو۔ اس کے لئے صرف ایک سوالیٹ ... چاہئیں جو دو دو سو سی ڈی دیں ... پر السحاج حسن عطا صاحب نے عرض کی کہ حضور چیک بک میرے پاس نہیں سادہ کاغذ پر چیک لکھ دیتا ہوں۔ ازراہ کرم قبول فرمایا جائے۔ حضور نے ازراہ شفقت ان کی یہ پیشکش قبول فرمائی۔ اور فرمایا جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

فرمایا پاکستان میں بہت ضعف کا احساس تھا۔ لیکن یہاں آکر طبیعت ٹھیک ہو گئی ہے مجھے کھانا ہیں کھانے کے لئے صرف آٹھ سے دس منٹ وقت ملتا ہے۔ ڈاکٹروں کا خیال تھا کہ Pelpitation دل کی دھڑکن کی تکلیف معدے میں خراش Irritation کی وجہ سے تھی۔ انہوں نے مشورہ دیا تھا کہ کھانے کے بعد ریسٹ کروں۔ اگر ایک گھنٹہ سو جاؤں تو تکلیف جاتی رہتی ہے۔ یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ میں جب چاہوں سو سکتا ہوں فرمایا رات جب کماسی سے واپس اکرا پہنچے تو میں بہت تھکا ہوا تھا۔ گرمی بھی تھی میٹنگ ڈاک کو ختم کر کے لیٹا۔ مکرم عبدالحکیم صاحب جوزا کے متعلق فرمایا کہ مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب ان کا معائنہ کریں۔ اور ان کا بلڈ پریشر دیکھیں۔

اس عرصے میں حضور کے ارشادات سننے کے لئے افریقن احمدی پروانوں کی طرح اپنے آقا کے اردگرد حلقہ بنائے ہوئے تھے اور حضور کے ارشادات سے شادکام ہو رہے تھے یہاں انگریزی عام طور پر بولی اور سمجھی جاتی ہے اس لئے حضور بھی انگریزی میں ہی گفتگو فرماتے تھے

...۔ ۴ شام اکرا کے لئے روانگی ہوئی روانگی کے وقت بھی بچیاں خوش الحانی سے سورۂ بقرہ کی پہلی سترہ آیات پڑھ رہی تھیں اللہ اکبر۔ اسلام اور حضرت امیر المومنین زندہ باد کے نعرے بلند ہو رہے تھے۔ مرد عورتیں خوشی اور غم کے ملے جلے جذبات کے ساتھ اپنے آقا کو الوداع کہنے کے لئے قطار در قطار کھڑے تھے۔ خوشی جانشین مہدی علیہ السلام کی زیارت کی اور غم اس جدائی کا جو ابھی ہونے والی تھی۔ چنانچہ کاروں کے ساتھ دیوانہ وار دوڑتے ہوئے اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے جاتے تھے اور رومال ہلا ہلا کر حضور کو سلام اور دعا کے ... رخصت کر رہے تھے۔

راستے میں سڑک سے ہٹ کر ... Mangu "گونوامنگواسی" ساڑھے ... شام پہنچے پانچ بج کر چھتیس منٹ ... حضور نے مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ پانچ ... منٹ پر دعا ختم ہوئی۔ ڈیڑھ ... قریب مرد عورتیں یہاں جمع تھے اور خوش ... تھے کہ مسیح موعود علیہ السلام کے نافلہ ... اللہ تعالےٰ کا دیدار اور جسمانی قرب خواہ

دہ پندرہ منٹ ہی کے لئے تھا نصیب ہوا۔

راستے میں جگہ جگہ جماعتیں ہیں۔ لوگ سالٹ پانڈ سے لاریوں پر واپس آ رہے تھے اور حضور کے انتظار میں جگہ جگہ لاریوں سے اتر کر سڑک پر کھڑے تھے جب حضور کی کار گزرتی تو حضور سب کے سلام کا جواب دیتے ۱۵-۷ پر واپس ہوٹل ایمبیڈر اکرا پہنچے۔ حضور کی طبیعت پر گرمی اور تکان کا اثر تھا لیکن حضور بہت مسرور تھے اور بار بار اس کا ذکر فرماتے تھے اور اس پر اللہ تعالےٰ کا شکر بجا لاتے تھے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

احباب اور بہنیں اپنے پیارے اور شفیق امام اور حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے خلیفہ راشد کیلئے دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے۔ اور وہ بخیریت اس مبارک سفر کے بعد مرکز میں واپس تشریف لائیں۔ حضور اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ تمام جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے ہیں حضرت میاں مبارک احمد صاحب سلمہ کی طرف سے اور تمام افراد قافلہ کی طرف سے سلام قبول ہو اور درخواستِ دعا۔

قادیان دار الامان میں جلسہ یوم خلافت کا انعقاد

خلافت علیٰ منہاج نبوت کے مقصد و افادیت اور دیگر روشن پہلوؤں پر

علمائے سلسلہ کی پُرمغز اور دلچسپ تقاریر!

قادیان ۲۷ ہجرت (مئی)

لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیر اہتمام آج صبح ٹھیک آٹھ بجے مسجد اقصےٰ میں اپنی سابقہ روایات کے مطابق نہایت پُرسکون و پُروقار ماحول میں جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا جس کی صدارت کے فرائض محترم حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان نے سرانجام دیئے۔ اجلاس کی کارروائی مکرم قاری عبدالسلام صاحب گنگوہی کی تلاوت قرآن کریم کے ذریعہ آغاز پذیر ہوئی۔ موصوف نے سورۂ نور کی آیات ۵۱ تا ۵۷ نہایت ترتیل کے ساتھ تلاوت کیں

افتتاحی خطاب

تلاوت قرآن کریم کے بعد صدر محترم نے ایک مختصر مگر جامع افتتاحی خطاب فرمایا۔ محترم موصوف نے دینی و دنیوی ہر دو قسم کے نظاموں کا تجزیہ کرتے ہوئے سلسلۂ انبیاء و خلفاء کی وضاحت کی اور نظامِ خلافت کے روحانی و جسمانی امتیازات و فوائد پر روشنی ڈالی۔

اس پُرحقیقت خطاب کے بعد عزیز مظفر احمد یادگیری متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان نے محترم شیخ روشن دین صاحب تنویر کی ایک تازہ نظم بعنوان "خلافت" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

نظامِ خلافت کی ضرورت و اہمیت قرآنِ کریم اور احادیثِ نبویہ کی روشنی میں

ازاں بعد مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے عنوانِ بالا سے ایک دلچسپ تقریر کی۔ موصوف نے حدیث نبویؐ اور متعدد آیات قرآنیہ کی روشنی میں واضح کیا کہ نظامِ خلافت کا قیام کیوں ضروری ہے اور اس کے برکات و فیوض کیا ہیں۔

خلافتِ احمدیہ

اس کے بعد مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے مذکورہ عنوان سے ایک مبسوط و دلچسپ خطاب کیا۔ مقرر نے سلسلہ رسالت و خلافت کی تشریح کرتے ہوئے نظامِ خلافت کے مہتم بالشان اغراض و مقاصد قرآنِ کریم اور احادیثِ نبویہ کی روشنی میں بیان کئے۔ اپنی تقریر کے آخر میں موصوف نے گزشتہ پیش خبریوں کے مطابق جماعت احمدیہ میں خلافت علیٰ منہاجِ نبوت کے قیام اور اس کی برکات پر سیر کن بحث کی۔ اور خلافت شخصی پر وارد ہونے والے غیر مبائعین کے مزعومہ اعتراضات کا مسکت جواب دیا۔

منکرینِ خلافت کا انجام

تیسری تقریر مکرم مولوی مبارک علی صاحب فاضل ناظر بیت المال آمد نے عنوانِ بالا سے کی محترم موصوف نے اپنی تقریر کی ابتداء میں واضح کیا کہ نئی نسل کے سامنے عقائد صحیحہ اور احمدیت کو ملنے والی روز افزوں ترقیات کا ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ ضروری ہے کہ ہم ان کے سامنے مخالفینِ احمدیت کی عبرتناک ناکامیوں کا تذکرہ بھی کرتے رہیں۔ اس تمہید کے بعد موصوف نے فتنۂ غیر مبائعین کے ظہور کا پس منظر اور مرکز احمدیت سے علیحدگی کے بعد اس کے خوفناک نتائج کو بیان کیا۔ آخر میں فاضل مقرر نے نظام آسمانی سے کٹ کر جدا ہو جانے اور اس کی مخالفت پر کمربستہ ہو جانے کے نتیجہ میں اہل پیغام کو قدم قدم پر ملنے والی عبرتناک ناکامیوں اور حسرتناک انجام کو بالوضاحت بیان کیا۔

نظامِ خلافت کی برکات

اس اجلاس کی آخری تقریر مندرجہ صدر موضوع پر مکرم مولانا محمد حفیظ صاحب فاضل بقاپوری نے کی۔ محترم موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے عظیم الشان اغراض و مقاصد اور حضورؑ کے تتبع میں آپؑ کے خلفاء کرام کے ذریعہ ان مقاصد کے حصول میں جماعت کی نمایاں اور عظیم الشان کامیابیوں کا بالتفصیل ذکر کیا۔ نظامِ خلافت کی برکات کے ضمن میں فاضل مقرر نے جماعتی اتحاد و استحکام اور بیرونی ممالک میں تبلیغِ اسلام وغیرہ امور پر سیر حاصل روشنی ڈالی۔ آخر میں موصوف نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حالیہ دورۂ مغربی افریقہ اور سفر برطانیہ سے متعلق موصولہ تازہ ترین تفصیلات پڑھ کر سنائیں۔ سامعین نے ان روح پرور اور ایمان افروز حالات کو نہایت شغف و دلچسپی کے ساتھ سماعت کیا۔

اختتامی خطاب اور اجتماعی دعا

آخر میں محترم حضرت امیر صاحب مقامی نے ایک مختصر اختتامی خطاب فرمایا۔ محترم موصوف نے نظامِ خلافت کے اغراض و مقاصد کو احادیث نبویہ کی روشنی میں مزید وضاحت سے بیان کیا اس خطاب کے بعد آپ نے جملہ احباب سمیت ایک لمبی اور پُرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ بعد دعا دس بجکر تیس منٹ پر یہ نشست بخیر و خوبی برخاست ہوئی۔ مستورات نے بھی برعایت پردہ جلسہ میں شرکت کی اور تقاریر سے استفادہ کیا فالحمد للہ علیٰ ذالک

درخواست دعا

میرے بھانجے عزیز ادریس احمد اسلم ابن مکرم یونس احمد صاحب اسلم درویش مرحوم نے میٹرک کا عزیز محمد شاہد قریشی نے انٹرمیڈیٹ کا اور میری بھانجی عزیزی نجمی خالدہ نے پی ایم ٹی کا امتحان دیا ہے ان جملہ عزیزان کی کامیابی کے لئے احباب اور بزرگان کی خدمت میں خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

خاکسار مسعود احمد قریشی
نشیمن۔ شاہ جہان پور یوپی

آئیوری کوسٹ سے حضور ایدہ اللہ کی روانگی اور لائبیریا میں ورودِ مسعود

صدرِ مملکت کی طرف سے سرکاری ضیافت کا اہتمام اور حضور کی خدمت میں خوش آمدید

محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم اے اپنی رپورٹ مرسلہ از منرودیا (لائبیریا) میں جو محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی ربوہ کے نام موصول ہوئی رقمطراز ہیں :-

منرودیا ۲۹ر اپریل ۱۹۷۰ء

آئیوری کوسٹ میں حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ کی شب و روز کی مصروفیات کی تفصیل شائع ہو چکی ہے۔ آج یعنی ۷۰-۴-۲۹ کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مع حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور دیگر خدام کے آبی جان کے ہوائی اڈے سے پان امریکن کی انٹرنیشنل فلائٹ نمبر PA - 157 پر بوئنگ جہاز میں تشریف فرما ہوئے۔ جہاز جماعتہائے احمدیہ آئیوری کوسٹ کے احباب اور بہنوں اور مسلم معززین شہر کی دعاؤں کے درمیان اُڑا اور ایک گھنٹہ پانچ منٹ کی پرواز کے بعد لائبیریا Liberia کی بین الاقوامی ایئرپورٹ رابرٹس فیلڈ پر اُترا۔ یہاں کا وقت پاکستانی وقت سے پونے چھ گھنٹے اور آئیوری کوسٹ سے ۵۵ منٹ آگے ہے۔ ایئرپورٹ منرودیا سے جو لائبیریا کا صدر مقام ہے اٹھارہ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ لائبیریا واحد ملک ہے جہاں ڈالر کا سکہ رائج ہے۔ یہاں کے بہت سے بسنے والے کسی زمانے میں امریکہ سے یہاں آکر آباد ہوئے تھے۔ زبان یہاں کی انگریزی ہے۔ جو امریکن لہجے میں بولی جاتی ہے۔ نظامِ حکومت صدارتی ہے۔ ٹریفک سڑک کے دہنی جانب چلتا ہے۔

ایئرپورٹ پر صدرِ مملکت کا نمائندہ صدرِ مملکت کی کار لے کر حضور کے استقبال کے لئے موجود تھا۔ سب سے پہلے مکرم مولانا امین اللہ خاں سالکین صاحب نے جو ہمارے مقامی مشنری ہیں اور امیر جماعتہائے احمدیہ لائبیریا بھی ہیں، اور دیگر عہدیدارانِ جماعت نے بڑھ کر اپنے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اھلاً وسھلاً ومرحباً کہا محترم مسٹری نضل الدین صاحب، ان کے صاحبزادہ ادریس احمد صاحب، اور ان کے بھائی نے بھی استقبال کرنے اور سلام عرض کرنے کی سعادت پائی۔ مکرم مسٹری صاحب نے پھولوں کا ہار جس میں جگہ جگہ ڈالروں کے نوٹ لگے ہوئے تھے حضور کو پہنانے کے لئے پیش کیا جسے حضور نے جزاکم اللہ کہہ کر واپس کر دیا

حضور مع حضرت بیگم صاحبہ وی۔آئی۔پی لاؤنج میں تشریف لے گئے جہاں مسلم گورنر فافانی کمار Fafani Kumare اور ان کے نائب الحاج کارنے C. T. Corneh حضور کے استقبال کے لئے حاضر تھے۔ ریڈیو۔ٹیلیویژن اور اخباری نمایندے بھی موجود تھے۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی خدمت میں محترمہ بیگم سالکین صاحبہ اور دیگر خواتین حاضر تھیں۔

حضور نے اخباری نمایندے کے سوالات کے جواب میں اور بعد میں مسلم گورنر صاحب اور ان کے نائب کو مخاطب کر کے فرمایا:-

"مذہب دل کا معاملہ ہے۔ جب تک دل نہ جیتے جائیں مذہب قبول نہیں کیا جا سکتا۔ یہ کام وحشیانہ طاقت کے استعمال سے نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے محبت اور خدمت اور ہمدردی کی ضرورت ہے۔ حضور نے فرمایا میرا پیغام وہی ہے جو اسلام کا پیغام ہے جس کا ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بدیں الفاظ اعلان فرمایا کہ میں بھی تمہارے ہی جیسا انسان ہوں۔ بس سب انسان پیدائش کے لحاظ سے بطور انسان برابر ہیں۔ ان سب کا حق ہے کہ صحیح مذہب ان تک پہنچایا جائے۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ اسلام ایک زندہ مذہب ہے۔ اللہ تعالیٰ زندہ خدا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رسول ہیں۔ ضروری ہے کہ صحیح طور پر مسلمان ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق قائم کیا جائے۔ ایسا تعلق قائم کیا بھی جا سکتا ہے۔ ہم خود اس سلسلہ میں صاحبِ تجربہ ہیں۔ ہمارا تجربہ ہے اور ایمان ہے کہ اگرچہ دوسرے انسان اور اہل اللہ بھی ہوئے لیکن ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سب سے بلند عزت کے مقام پر فائز ہیں۔"

حضور نے یہ الفاظ اس یقین اور جلال سے کہے کہ مسلم گورنر صاحب اور ان کے نائب نے بے اختیار ہو کر گرمجوشی سے حضور سے معانقہ کیا۔ حضور رابرٹس فیلڈ ایئرپورٹ سے مقامی وقت کے مطابق چار بجکر تین منٹ پر منرودیا کی طرف روانہ ہوئے۔ کار پر سائرن لگا ہوا تھا جس کی آواز سن کر کاریں اور راہگیر راستہ خالی کر دیتے تھے۔ اور حضور کی کار اور کار کے پیچھے آنے والی قافلہ کی کاریں بغیر رکنے کے سبز اور سُرخ سگنل سے یکساں آسانی اور سہولت سے گزرتی چلی جاتی تھیں۔ سارے شہر میں جہاں جہاں سے حضور کی کار گزرتی لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ لائبیریا کے مہمان خصوصی کے طور پر جماعت احمدیہ کے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث تشریف لا رہے ہیں۔ کاریں ہوٹل ڈیوکار انٹر کانٹی نینٹل Hotel Ducar Inter Continental میں جا کر رکیں ہوٹل کا عملہ استقبال کے لئے کھڑا تھا۔ یہاں آٹھ کمرے صدرِ مملکت کی طرف سے حضور کے لئے ریزرو کئے ہوئے تھے۔ حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کیلئے تیسری منزل پر Suite No 312/15 مخصوص تھا۔ باقی اراکین قافلہ بھی اسی منزل پر اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔ یہ ہوٹل ایک نہایت پُرفضا مقام پر ایک پہاڑی کی چوٹی پر واقع ہے۔ سامنے منرودیا کا خوبصورت شہر ہے جو یورپین شہروں کی طرز پر بنا ہوا ہے۔ ہوٹل کے دو طرف بحر اوقیانوس ہر ہرے لے رہا ہے اور ہوٹل کے وسیع گھاس کے میدانوں سے ٹکرا تا رہتا ہے۔ گویا یہ بھی دنیا کا کنارا ہے اور یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ کہ "میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤنگا" بڑی شان سے پورا فرمایا ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ لیگوس (نائیجیریا) آبی جان (آئیوری کوسٹ) اور اب یہاں منرودیا میں حضور کا قیام عین سمندر کے کنارے ہوا۔ اسی طرح اکرا (گھانا) بھی سمندر ہی کے کنارے آباد ہے۔ اور گھانا میں صدرِ مملکت سے حضور نے جس محل میں ملاقات فرمائی اس کے پہلو میں بھی سمندر کی موجیں بل کھا رہی تھیں۔

صدرِ مملکت مسٹر ٹب مین سے ملاقات

۷۰-۴-۲۹ کو ساڑھے چھ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صدرِ مملکت مسٹر ٹب مین Mr Tubman سے ایگزیکٹو مینشن میں ملاقات تھی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور محترم امین اللہ خاں صاحب سالکین مشنری انچارج و امیر جماعت لائبیریا۔ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ۔ مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب۔ مکرم مولوی عبد الکریم صاحب اور خاکسار راقم ساڑھے چھ بجے شام صدرِ مملکت کی رہائش گاہ ایگزیکٹو مینشن پہنچ گئے۔ نہایت دوستانہ ماحول میں ملاقات ہوئی۔ صدرِ مملکت نے کہا کہ حضور کی تشریف آوری ہمارے لئے خوشی اور خوش قسمتی کا باعث ہے۔ ہمارے مشنری انچارج مکرم مولانا امین اللہ صاحب سالکین کے متعلق کہا کہ آپ کے مشنری انچارج بہت Forceful ہیں۔ یعنی زبردست شخصیت کے مالک ہیں۔ حضور نے فرمایا

He is forceful without using force

یعنی وہ زبردست ہیں لیکن زبردستی کئے بغیر۔ اس پر صدرِ مملکت بہت محظوظ ہوئے۔ ان کے ساتھ سیکرٹری آف سٹیٹ یعنی وزیرِ خارجہ بھی موجود تھے۔ ٹیلیویژن والوں کا انتظام بھی تھا اور انہوں نے کیمرے نصب کئے ہوئے تھے

صدرِ مملکت عمر کے بہت بزرگ ہیں ۸۳ سال عمر بتائی جاتی ہے۔ صحت بہت اچھی ہے آج ان کی طبیعت علیل تھی۔ ایک پرانے دوست کی وفات کا صدمہ بھی تھا۔

حضور نے ایک تحفہ پاکستانی صنعت کا پیش کیا جسے انہوں نے بہت پسند کیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ان کی علالتِ طبع کے پیش نظر حضور نے خود ہی ملاقات کو مختصر کرتے ہوئے فرمایا کہ اب آپ آرام کریں ہم رخصت ہوتے ہیں۔ حضور مع خدام واپس ہوٹل Decor میں تشریف لے آئے

جماعت کی طرف سے دعوتِ عشائیہ

آٹھ بجے شام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ہوٹل Decor میں جماعت کی طرف سے مدعو تھے۔ ڈنر کے موقع پر جو معززین حاضر تھے ان میں سے چند ایک کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں

صدرِ مملکت کی طرف سے ان کے Aide De-Camp شامل ہوئے۔ انہوں نے ڈنر کے بعد کھڑے ہو کر سٹیج پر اعلان کیا کہ صدرِ مملکت علالتِ طبع کے باعث حاضر نہیں ہو سکے۔ ان کی جگہ میں حاضر ہوا ہوں۔ ان کے علاوہ شامل ہونے والوں میں نائس پریذیڈنٹ

آف لائبیریا اور مسٹر سی ڈبلیو سمپسن جونیر چیف جسٹس سپریم کورٹ۔ ایوانِ نمائندگان کے سپیکر۔ ہز ایکسی لینسی سفیر گھانا۔ ہز ایکسی لینسی سفیر متحدہ عرب جمہوریہ۔ ہز ایکسی لینسی سفیر لبنان۔ ہز ایکسی لینسی سفیر گنی اور انڈر سیکرٹری آف سٹیٹ۔ کونسلر آف سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ ہز ایکسی لینسی چیف آف پراٹوکول اور بیگم۔ ایڈوائزر صدرِ مملکت برائے امورِ خارجہ۔ آرمی چیف آف سٹاف لیفٹنٹ جنرل اور بیگم۔ سینیٹر اور مسز ولیم وی ایس ٹب مین (جونیر) Palm Magazine Liberian Star Listen کے ایڈیٹر صاحبان۔ جماعت کے عہدیداران و دیگر پاکستانی احباب جماعت بھی شامل ہوئے۔

مستورات کے لئے الگ پردہ کا انتظام تھا۔ جہاں حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا چیف گیسٹ تھیں یہ تقریب پونے گیارہ بجے رات ختم ہوئی۔

اسی شام ٹیلیویژن پر حضور کی رابرٹس فیلڈ ایئرپورٹ پر تشریف آوری کے مناظر دکھائے گئے اور ریڈیو پر خبر نشر ہوئی۔

۱۶؍ مئی کو تقریباً گیارہ بجے صبح حضور انفرادی ملاقاتیں فرماتے رہے۔ عزت مآب سفیر لبنان بھی ملاقات کے لئے آئے۔ حضور ان سے عربی میں گفتگو فرماتے رہے۔ حضور نے انہیں بتایا کہ اللہ تعالیٰ ہی سرچشمۂ علوم ہے۔ جس نے سیدنا حضرت مہدی معہود علیہ السلام کو ایک رات میں عربی کے چالیس ہزار الفاظ سکھا دیئے۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مع حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اور قافلے کے کچھ اراکین کے مکرم سالکین صاحب کے ساتھ سمندر کے کنارے سیر کے لئے تشریف لے گئے اور ڈیڑھ گھنٹے کی سیر کے بعد واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔

پریس کانفرنس

۴½ بجے شام حضور ہوٹل کے کانفرنس روم میں پریس کانفرنس کے لئے تشریف لے گئے۔ ایک درجن سے زائد اخباروں اور ریڈیو کے نمائندے آئے ہوئے تھے۔ آپ نے مختلف سوالات کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ ہمارا مغربی افریقہ کے ممالک میں جماعتیں قائم کرنے سے کوئی ذاتی مفاد حاصل کرنا مقصود نہیں۔ ہم ان ممالک سے ایک پائی باہر لیکر نہیں گئے جو آمد ہوتی ہے انہی ممالک کی بہبود پر خرچ ہوتی ہے۔ ہم مدارس، ہسپتال اور مرکز کھولتے ہیں جن سے ان ملکوں کے باشندے فائدہ اٹھاتے ہیں نائیجیریا میں ہم نے طبی مرکز کھولے جو کافی عرصہ قائم کیا گیا ہے جس پر ہزار پونڈ سے زائد کملئے اور یہ رقم ... ہماری رقم اسی مرکز کی توسیع و پر خرچ کی گئی۔

ایک سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ ہماری جماعت کے ہزار ہا لوگ مختلف ملکوں کی طرف سے فریضۂ حج ادا کرتے ہیں۔ ایک اور سوال کے جواب میں فرمایا کہ ہماری جماعت کا بحیثیت جماعت سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہماری جماعت کا یہ اصول ہے کہ حکومتِ وقت اور قانون کی اطاعت کی جائے۔ ہم تو مذہبی جماعت ہیں۔

مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب جو حضور ایدہ اللہ کے طبی مشیر ہیں آب و ہوا کی نمی اور حبس کے باعث بیمار ہو گئے ہیں۔ ان کو سانس کی تکلیف ہو گئی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ وہ بستر سے باہر نہ نکلیں اور آرام کریں۔ حضور نے دن میں کئی مرتبہ ان کے کمرے میں تشریف لے جا کر اپنے مخلص خادم کی عیادت فرمائی اور کئی بار ان کی طبیعت کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

پریس کانفرنس کے معاً بعد اسی کمرے میں حضور نے جماعت کے عہدیداران کو بلایا ہوا تھا۔ حضور پہلے ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کی مزاج پرسی کے لئے تشریف لے گئے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب نے عرض کی کہ حضور ہومیوپیتھک دوا بھی عنایت فرمائیں۔ حضور نے فرمایا ایک دوا ہے، شاید اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اپنا فضل فرمائے۔ حضور نے واپس تشریف لے جا کر جماعتی عہدیداران کو لائبیریا میں تبلیغی تعلیمی اور طبی کام کی توسیع و ترقی کے بارے میں ہدایات دیں اور اس ملک میں جس منصوبے کے ماتحت کام کرنا ہے اس کی تفاصیل پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ اصل مقصد تو خدمت ہونا چاہیئے۔ احباب جماعت اور عہدیداران نے اپنی اپنی مشکلات حضور کے سامنے رکھیں جس کے متعلق حضور نے امداد کا وعدہ فرمایا۔ اور فرمایا کہ انشاء اللہ ہمارا قدم آگے ہی بڑھتا رہے گا۔

آج شام کو عزت مآب صدرِ مملکت لائبیریا کی طرف سے سٹیٹ ڈنر تھا۔ اس میں اراکین قافلہ کے علاوہ جماعتی عہدیداران بھی شامل ہوئے۔ صدرِ مملکت کی بیگم نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کے لئے پردے کا پورا اہتمام کیا ہوا تھا۔ کھانے پر گوشت اسلامی طریق سے ذبح شدہ تھا۔ اور مشروبات بھی سادہ پانی یا سیون اپ وغیرہ پیش کئے گئے۔ پہلے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بیٹھنے کے کمرے میں صدرِ مملکت کے ہمراہ تشریف فرما ہوئے۔ جسے پُرتکلف پردوں اور صوفوں اور زریں نقش و نگار اور فرنیچر سے سجایا گیا تھا۔ یہ ایک بہت بڑا ہال تھا جس میں سفراء۔ اراکینِ حکومت فوجی نمائندے۔ حکومت کے وزیر حسبِ مراتب کھڑے تھے۔ حضور کے ساتھ تشریف فرما ہوئے فرداً فرداً سب کے اسماء گرامی درج کرنے کی تو گنجائش نہیں۔ مختصراً یہ کہ لائبیریا کے وائس پریذیڈنٹ، چیف جسٹس سپریم کورٹ، سپیکر، سینیٹ کے پریذیڈنٹ

سینیٹ کے چیئرمین۔ ایوانِ نمائندگان کے چیئرمین مع بیگمات۔ حکومت کے ۲۸ وزیر دیگر ممالک کے ۱۳ سفیر۔ لائبیریا کے چھ سفیر (جو مختلف دیگر ممالک میں متعین ہیں) مختلف سرکاری محکموں کے سربراہ۔ کمشنرز۔ ڈائریکٹرز لبرٹیپ۔ پریس، ریڈیو، ٹیلیویژن کے نمائندے مدعو تھے۔ تمام نشستیں مخصوص تھیں جن پر نام مندرج تھے۔ ہال کے باہر جہاں دعوت تھی ایک نقشہ آویزاں تھا جس پر نام اور سیٹ درج تھی۔ مہمان پہلے انتظارگاہ سے ڈائننگ ہال میں چلے گئے جو اوپر کی منزل پر تھا۔ اور جسے شاہانہ ٹھاٹھ سے سجایا گیا تھا۔ جب سب مہمان اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے تو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور صدرِ مملکت مسٹر ٹب مین ہال میں داخل ہوئے۔ سب لوگ مہمانِ خصوصی اور صدرِ مملکت کی طرف رُخ کر کے کھڑے ہو گئے۔ پہلے حضور تشریف فرما ہوئے پھر صدرِ مملکت۔ اس کے بعد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور سورۂ فاتحہ کی بلند آواز سے تلاوت کی گئی تمام حاضرین احتراماً کھڑے ہو گئے۔ کھانا ختم ہونے کے بعد صدرِ مملکت نے کھڑے ہو کر ایک نہایت برجستہ تقریر کی جس میں نہایت سلجھے ہوئے انداز میں اور نہایت ادب کے ساتھ حضور انور اور سیدہ حضرت بیگم صاحبہ کو خوش آمدید کہا اور فرمایا کہ آج ہماری کتنی خوش قسمتی ہے کہ اس زمانے کے روحانی بادشاہ ہمارے درمیان تشریف فرما ہیں ان کی ہمارے ملک میں تشریف آوری ہمارے لئے عزت کا باعث ہے۔ اگرچہ میں مذہباً عیسائی ہوں لیکن ایک اللہ پر دلی ایمان رکھتا ہوں۔ آپ اسے کسی نام سے پکاریں۔ لارڈ کہیں یا اللہ اس پر ایمان اور یقین آج کی دکھی دنیا کیلئے بہت ضروری ہے میں ہر مذہب کو عزت اور احترام کی نظر سے دیکھتا ہوں۔ اسی لئے ہم نے اپنے آباؤ اجداد کے لکھے ہوئے آئین کے مطابق مکمل مذہبی آزادی اپنے ملک میں قائم کر رکھی ہے۔ آج کے مہمانِ خصوصی ایک عظیم روحانی شخصیت ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ ہر وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے بینائی عطا فرمائی ہے دیکھ سکتا ہے کہ آپ کو قربِ الٰہی حاصل ہے میں آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں اور آپ کے لئے جامِ صحت تجویز کرتا ہوں۔

اس کے جواب میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں صدرِ مملکت اور ان کی بیگم صاحبہ کا اس عزت افزائی پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ فرمایا شکریہ کی مستحق تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اسلئے سب سے پہلے تو میں اپنے ربِ کریم کا شکر بجا لاتا ہوں جس نے مجھے، میری بیگم اور میرے ساتھیوں کو اس عظیم ملک میں آنے کی توفیق دی۔ اللہ تعالیٰ ہی تمام روشنی اور نور اور معرفت کا منبع ہے اور اسی کی معرفت کے جلوے

تمام کائنات میں جاری و ساری ہیں۔ اسی کے حضور ہم جھکتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ صدرِ مملکت کو جو اپنے ملک کیلئے بمنزلہ ایک باپ کے ہیں اور ان کی بیگم صاحبہ کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبے عرصہ تک اپنے ملک و قوم کی خدمت کی توفیق دیتا چلا جائے۔ اور اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی حقیقی رحمت سے نوازے اور سارے ملک کو خوشحالی۔ امن اور خوشی کے بے پایاں خزانوں سے مالا مال کرے۔

اس کے بعد چیف آف پروٹوکول نے اعلان کیا کہ آج کے مہمانِ خصوصی حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث اور صدرِ مملکت مسٹر ٹب مین ممنون ہونگے اگر تمام مہمان انکے ساتھ کافی والے کمرے میں کافی پئیں۔ اس پر حضور ایدہ اللہ اور صدرِ مملکت کافی روم میں تشریف لے گئے تمام حاضرین تعظیماً کھڑے رہے۔ گیارہ بجے رات یہ پارٹی ختم ہوئی اور حضور صدرِ مملکت ہی کی کار میں واپس اپنی قیامگاہ تشریف لے گئے لیکن اپنے کمرے میں جانے سے پہلے ایک بار پھر مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کے کمرے میں مزاج پرسی کیلئے تشریف لے گئے اور فرمایا چونکہ آپ کو یہ گرم مرطوب آب و ہوا موافق نہیں آتی اور آپ کی طبیعت درست نہیں اس لئے آپ کل ہمارے ساتھ جانے کی بجائے واپس کانو چلے جائیں

۱۰ بجے روانگی برائے گیمبیا

آج صبح حضور ایدہ اللہ انفرادی ملاقاتوں میں مصروف رہے مسٹر فرانسو پروز Mr Francois Paruse جو فرانس کی ایک مشہور نیوز ایجنسی کے نمائندہ مقیم لائبیریا ہیں نے نمبری بار شرف لیا مسٹر پروز ایک مشہور جرنلسٹ ہیں۔ کئی سربراہانِ مملکت مثلاً مسٹر چو این لائی مسٹر روزویلٹ کے ہمراہ سفر کر چکے ہیں۔ ان کے پاس سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مشہور تصنیف اسلامی اصول کی فلاسفی کا ایک پرانا انگریزی ایڈیشن تھا جسے وہ اس غرض کے لئے لے آئے تھے کہ حضور ایدہ اللہ اس پر اپنے دستخط ثبت فرمائیں چنانچہ حضور نے ایک جدید نسخہ پر جو لنڈن میں طبع ہوا ہے اپنے دستخط فرمائے جو مسٹر پروز کو دیا گیا۔ گیارہ بجے حضور ملاقاتوں سے فارغ ہوئے اور سوا بارہ بجے ہوٹل سے رابرٹس فیلڈ کے ہوائی اڈہ کیلئے روانہ ہوئے ایک بجے ہوائی اڈہ پر پہنچے۔ صدرِ مملکت نے ایک شاہی مراسلہ سالکین صاحب محترم کے نام بھجوایا جس میں تمام متعلقہ افسروں کو ہدایت دی کہ حضور ایدہ اللہ کو عزت و احترام سے مع سامان جہاز تک پہنچایا جائے حضور دو بجکر سات منٹ پر نائیجیریا ایئرویز کی فلائٹ نمبر WT-009 پر گیمبیا کیلئے احباب اور بہنوں کی دعاؤں کے ساتھ روانہ ہوئے۔ حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ سلمہا کی صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی۔ حضور اور سیدہ موصوفہ تمام جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے ہیں۔ احباب ٭

٭ حضور انور ایدہ اللہ۔ حضرت بیگم صاحبہ اور حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے بخیر و عافیت اور کامیاب واپس آنے کیلئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں ٭

ہفتہ تعلیم القرآن کے سلسلہ میں

مختلف مقامات پر خوش کن سرگرمیاں

جماعتِ احمدیہ بمبئی

نظارت دعوت وتبلیغ کی ہدایت کے مطابق مورخہ ۱۰ ہجرت ۴۹ ہش شام ۵ بجے الحق بلڈنگ میں زیر صدارت مکرم محمد سلیمان صاحب صدر جماعت احمدیہ بمبئی ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں ایک رُوحانی اجتماع منعقد ہوا۔ مکرم عبد الباری صاحب کی تلاوتِ قرآن مجید اور مکرم ناصر احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم صدر صاحب جلسہ نے "قرآن کریم کے شیریں ثمرات" کے عنوان پر، مکرم پی عبد الحمید صاحب۔ زعیم مجلس انصار اللہ نے قرآن کریم مکمل ضابطہ حیات ہے کے عنوان پر، خاکسار نے "قرآن کریم کی کوئی آیت منسوخ نہیں" کے، مکرم بشیر محمد خان صاحب بی۔ اے نے "اسلامی نظام اور قرآن کریم" کے، مکرم محمد اسحاق صاحب ایم۔ اے حیدر آبادی نے "قرآن کریم کی عظمت" کے، مکرم پی۔ عبد الرزاق صاحب سیکرٹری مال نے "حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریک۔ تعلیم القرآن" کے موضوع پر اور مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ جماعتِ احمدیہ بمبئی نے "قرآن کریم ایک معجزہ ہے" کے موضوع پر تقاریر کیں —— آخر میں اجتماعی دُعا ہوئی اور جلسہ نہایت خیر وخوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا ✦

خاکسار: یونس پرویز
قائد مجلس خدام الاحمدیہ بمبئی۔

جماعتِ احمدیہ حیدر آباد

مرکزی ہدایات کی تعمیل میں مورخہ ۱۰ ہجرت (مئی) کو جلسہ یوم القرآن نہایت اہتمام کے ساتھ منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت کے فرائض مکرم محمد عبد اللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی نائب امیر جماعت نے ادا کئے۔ مکرم غلام احمد عزیز خان صاحب کی تلاوتِ قرآن مجید اور مکرم احمد عبد المجید صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی نظم کے بعد خاکسار نے جلسہ کی مختصر اغرض وغایت بیان کی۔ اس کے بعد خاکسار نے اخبار بدر قرآن مجید نمبر میں شائع شدہ ایک مضمون قرآن مجید کی عظمت کے زیر عنوان پڑھ کر سُنایا —— بعدہٗ مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد جو ان دنوں حیدر آباد میں مقیم تھے نے ایک پُر مغز اور دلچسپ تقریر کی۔ موصوف نے آج سے چودہ سو سال قبل عربوں کی ناگفتہ بہ مذہبی، اخلاقی اور معاشرتی حالات کا نقشہ کھینچنے کے بعد گناہ ومعصیت کی اس سرزمین میں قرآن کریم کا نزول اور اس کے ذریعہ رُونما ہونے والے ایک عظیم رُوحانی انقلاب پر روشنی ڈالی۔ فاضل مقرر نے افرادِ جماعت کو تلقین کی کہ آج بھی آپ صدرِ اوّل کی سی کامیابیوں اور ترقیات سے ہمکنار ہوسکتے ہیں بشرطیکہ اپنی زندگیوں کو قرآنی تعلیمات کی روشنی میں ڈھالیں ——

آپ کی تقریر کے بعد مکرم میر احمد افضل صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم "نہایت پُر اثر انداز میں سُنائی۔ آخری تقریر مکرم میر احمد صادق صاحب ایم۔ اے نے کی۔ موصوف نے قرآنِ کریم کی اعجازی شان اور عظیم الشان تاثیرات کو نہایت دلچسپ اور سلجھے ہوئے انداز میں پیش کیا۔

اس تقریر کے بعد صدر جلسہ نے تحریک تعلیم القرآن کے سلسلہ میں حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ کے خطبات وتقاریر میں سے متعدد اقتباسات سامعین کے روبرو رکھے اور احباب کو اس بابرکت تحریک پر بڑھ چڑھ کر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔

آخر میں دو بچوں نے سورہ بقرہ کی ۱۷ آیات حفظ شدہ تلاوت کیں۔ بعد دعا ایک بجے یہ مبارک تقریب اختتام کو پہونچی۔ فالحمدُ للہ علیٰ ذٰلک ✦

خاکسار: محمد صادق
سیکرٹری تبلیغ حیدر آباد۔

جماعتِ احمدیہ تیاپور

خاکسار ۵/۳ کو تیاپور پہنچا۔ دوسرے روز بعد نمازِ مغرب درس دیا۔ جس میں مرکزی اعلان کی روشنی میں ہفتہ قرآن مجید منانے کا اعلان کیا۔ چنانچہ ۵ ہجرت کو خاکسار نے قرآن کریم کی فضیلت کے عنوان پر ۶ ہجرت کو مکرم خلیل احمد صاحب معلم نے قرآن کریم کی اہمیت کے موضوع پر، ۷ ہجرت کو مکرم قریشی محمد عبد اللہ صاحب سیکرٹری مال نے قرآن مجید اور ہمارا شعار" کے عنوان سے، ۸ ہجرت کو مکرم عبد العزیز صاحب اُستاد نے قرآن مجید کی عظمت کے موضوع پر تقاریر کیں۔ ۹ ہجرت کو مکرم قریشی عبد الرحمٰن صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا مضمون "قرآن کریم ایک نعمتِ عظمیٰ ہے" سنایا۔ ۱۰ ہجرت کو مکرم مولوی ✱ محمد یوسف صاحب مدرس اور مکرم قریشی محمد یوسف صاحب مدرس نے قرآن کریم کے فضائل وامتیازات پر روشنی ڈالی۔ ۱۱ ہجرت کو خاکسار نے آیتِ قرآنی مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ ..... الآیۃ کی تفسیر کی اور احباب جماعت کو قرآنِ کریم پڑھنے کی طرف توجہ دلائی۔ نیز خطبہ جمعہ میں سورہ بقرہ کی سترہ آیات زبانی یاد کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ الحمد للہ بعد نمازِ فجر قرآن کریم کا ترجمہ سکھایا جاتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہر تحریک پر عمل کرنے کی توفیق دے اور قرآن کریم سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین ✦

خاکسار: نعیم احمد
مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم تیاپور

ہبلی میں عیسائیوں کا جلسہ

اور

جماعتِ احمدیہ کی طرف سے اسلامی لٹریچر کی تقسیم!

گزشتہ دنوں ہبلی میں عیسائی مشن کی طرف سے ایک چھ روزہ کانفرنس منعقد ہوئی جس میں یسوع کی خدائی اور معجزات کا ذکر ہوتا رہا۔ اور گناہ کرنے کے ساتھ ساتھ کفارہ پر ایمان لاکر ابدی نجات حاصل کرنے کی طرف لوگوں کو دعوت دی گئی۔

جماعتِ احمدیہ ایک تبلیغی جماعت ہے اور نہیں چاہتی کہ سچائی کا خون ہو۔ یہ وہ جماعت ہے جو حدیثِ نبویؐ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ کی حقیقی مصداق ہے۔ جلسے کا پانچواں دن تھا۔ ہمیں اطلاع ملی کہ عیسائی لوگ یسوع کی خدائی منواتے ہیں۔ گو مسلمانانِ ہبلی اس موقعہ پر خاموش رہے مگر ہماری غیرت نے اس کو برداشت نہ کیا۔ چنانچہ فیصلہ ہوا کہ ۱۷ مئی کے آخری اجلاس میں اسلامی لٹریچر کی تقسیم کی جائے۔ دوسرے دن ۱۷ مئی کو خاکسار اور حضرت صاحب منڈاسگر صدر جماعت احمدیہ اور آپ کی دخترِ اختر بشیری بیگم (بعمر بارہ سال) جلسہ گاہ میں پہنچے۔ ہمیں کرسیوں پر بٹھایا گیا۔ جلسہ برخاست ہونے کے بعد ہم نے لٹریچر تقسیم کیا اور اس طرح عیسائیوں تک پیغامِ حق پہنچایا۔ حضرت صاحب منڈاسگر چونکہ پنڈال کے اندر جاکر لٹریچر تقسیم کر رہے تھے اس لئے پادری صاحب نے انہیں روکا۔ لیکن جماعت کے یہ مجاہد رکنے سے کہاں رُک سکتے ہیں ہم اپنا کام کرتے گئے۔ اس موقعہ پر انگریزی کا مندرجہ ذیل لٹریچر تقسیم کیا گیا:۔

(۱) اسلام دی نیڈ آف آور (۲) وہاٹ اسلام ہیز ڈن فار یونیورسل برادرہوڈ۔ (۳) جیزس ان کشمیر (۴) لیٹسٹ فائنڈنگس اباؤٹ جیزس کرائسٹ۔ (۵) جیزس ڈِڈ ناٹ ڈائی آن کراس۔ (۶) اے میسیج آف پیس اینڈ اے ورڈ آف وارننگ۔

اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر کوشش کو قبول فرمائے آمین۔

خاکسار: غلام نبی
مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم ہبلی

لندن میں حضور ایدہ اللہ کی پریس کانفرنس

بقیہ صفحہ اوّل

آپ نے قرآن سے استنباط کرتے ہوئے ایک پیشگوئی بھی فرمائی اور وہ یہ کہ آئندہ تیئیس ۲۳ سال کے اندر اندر دنیا میں ایک انقلاب رُونما ہوگا جس کے نتیجہ میں یہ دنیا بالکل بدل جائے گی۔ اُس وقت یہ دنیا انسان کے لئے پہلے کی نسبت بہت بہتر مستقر ہوگی۔ لیکن ساتھ ہی آپ نے خبردار فرمایا کہ اگر دُنیا نے خدا کی طرف رجوع نہ کیا اور وہ اُس کی طرف نہ لوٹی تو دنیا میں ایک عظیم تباہی آئے گی اور ہر کوئی صفحۂ ہستی سے نابود ہو جائے گا۔ آپ نے فرمایا نسلی امتیاز اور تمام دوسرے مسائل کا ایک ہی علاج ہے اور وہ یہ کہ اسلامی تعلیم اور اسلامی اصولوں کے مطابق دِلوں کی تبدیلی"۔

آپ کی پیشگوئی، آپ کے محبت وامن کے پیغام، اور آپ کی خندہ پیشانی کا نتیجہ وہی ہُوا جو فی زمانہ بالعموم ایسی صاف اور سیدھی باتوں کا ہُوا کرتا ہے۔ اخبار نویسوں نے آپ کی ان باتوں کا کچھ اس انداز سے استقبال کیا کہ بعض کے چہروں پر تو گھٹی گھٹی راز دارانہ مسکراہٹ تھی۔ اور بعض کے چہروں پر کھسیانی ہنسی اور بعض مروّت کے طور پر مسکرا رہے تھے۔ کیا عجیب کہ ایک پیشگوئی کرنے والا ایک نہ ایک دن پیشگوئی کے پُورا ہونے پر ان سب کو چونکا کر رکھ دے۔ اور یہ سب ورطۂ حیرت میں پڑے بغیر نہ رہیں۔"

("ٹائمز" لندن بابت ۱۹ مئی ۱۹۷۰ء صک)

آپ کا چندہ اخبار ختم ہو رہا ہے

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ ماہ وفا ۱۳۴۹ ہش (جولائی ۱۹۷۰ء) کی کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اوّلین فرصت میں ایک سال کا چندہ مبلغ دس روپے بھجوا کر ممنون فرمادیں۔ تاکہ ان کے نام اخبار جاری رہ سکے۔ اگر ان کی طرف سے چندہ وصول نہ ہوا تو چندہ ختم ہونے کی تاریخ کے بعد اُن کے نام اخبار بدر کی ترسیل بند کر دی جائے گی۔

امید ہے کہ اخبار کی افادیت کے پیشِ نظر تمام احباب جلد رقم ارسال کر کے ممنون فرمادیں گے۔ ان احباب کو بذریعہ خط بھی اطلاع دی جا رہی ہے۔

مینیجر بدر قادیان

نمبر خریداری	اسماء خریداران	نمبر خریداری	اسماء خریداران
۱۰۵۵	مکرم داؤد اسد خان صاحب۔	۱۵۹۷	مکرم خواجہ محمد یوسف صاحب۔
۱۰۶۹	" ایس۔ایم۔ رضوان صاحب	۱۶۰۶	" سید عبدالکریم صاحب۔
۱۰۶۸	" مولوی حبتاب خان صاحب	۱۶۱۰	" عبدالوہاب صاحب
۱۰۸۲	" حافظ صالح محمد الہ دین صاحب	۱۶۳۳	" صوفی عبدالشکور صاحب۔
۱۰۹۱	" سید فیروز الدین صاحب	۱۶۴۹	" مولوی عبدالحلیم صاحب۔
۱۰۹۳	" نورالدین الہ دین ابراہیم صاحب۔	۱۶۴۱	" مولوی نورالحق صاحب۔
۱۰۹۴	" سلیمان خان صاحب	۱۶۸۰	" امام حسین صاحب۔
۱۱۵۵	" ایم۔ عبدالقادر صاحب۔	۱۸۵۵	مکرمہ سعادت بانی صاحبہ۔
۱۲۱۹	" پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ۔	۱۸۶۱	مکرم محمد احمد صاحب۔
۱۲۳۰	" صالح محمد صاحب الہ دین۔	۱۸۷۴	کرنل فاروق لائبریری۔
۱۲۱۸	" سیکرٹری صاحب ڈسٹرکٹ سنٹرل لائبریری	۱۸۷۵	مکرم محمد یوسف صاحب۔
۱۲۷۱	" ڈاکٹر ایم۔ رفیع اللہ صاحب۔		
۱۳۰۵	" شری پرتاپ سنگھ پبلک لائبریری۔		
۱۳۶۴	" شریف احمد صاحب۔		
۱۳۵۲	مکرمہ طلعت جہاں صاحبہ۔		
۱۴۱۵	مکرم محمد قمر یان صاحب۔		
۱۴۱۹	" عالم خان صاحب		
۱۴۳۷	" علی احمد صاحب		
۱۴۹۱	" رئیس الرحمن خان صاحب۔		
۱۵۴۲	" سردار سوہن سنگھ صاحب ایم۔ اے		
۱۵۶۹	" شرافت احمد خان صاحب		
۱۵۷۵	" خواجہ عبدالواجد صاحب انصاری۔		
۱۵۸۳	" محمد احمد صاحب غوری		
۱۵۸۶	" نواب علی خان صاحب۔		
۱۵۹۱	" یو۔ ابوبکر صاحب۔		

تبصرہ

جماعتِ احمدیہ کالیکٹ کا سہ ماہی انگریزی رسالہ

مِنارٹ

"MINARET"

جماعتِ احمدیہ کالیکٹ کیرالہ کی ایک مخلص، مستعد اور فعال جماعت ہے۔ جو تبلیغ و اشاعتِ دین اور جماعتی تعلیم و تربیت کے کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہی ہے۔ اس جماعت کی تازہ ترین مساعی اور مخلصانہ کوشش وجد وجہد کا خوش کن نتیجہ سہ ماہی انگریزی رسالہ "مِنارٹ" کے پہلے دو شماروں کی صورت میں ہمارے سامنے ہے۔ انگریزی دان طبقہ بالخصوص جنوبی ہند کے عوام کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام سے روشناس کرانے اور جماعتی مساعی سے متعارف کرنے کے لئے یہ ایک مفید اور کار آمد و کامیاب کوشش ہے مضامین معیاری اور ترتیب اعلیٰ ہے۔ بلند پایہ علمی و تبلیغی مواد کے علاوہ رسالہ کی عمدہ طباعت اور دیدہ زیب گیٹ اَپ (Get up) نے اس کے ظاہری حسن و جاذبیت کو مزید دوبالا کر دیا ہے منتظمین کے لئے یہ چونکہ اپنی قسم کا پہلا تجربہ ہے اسلئے کمپوزنگ کی خامیاں خلافِ توقع نہیں۔ تاہم انکی اشاعت میں نا شرمان نے آئندہ مزید احتیاط کا وعدہ بھی کیا ہے۔ جماعتِ احمدیہ کالیکٹ اپنی محدود مالی استطاعت کے باوجود اشاعتِ دین اور تنظیم و تربیتِ جماعت کی غرض سے جو عملی اقدامات کر رہی ہے، وہ واقعی قابلِ تحسین و قابلِ تقلید ہیں۔ اور اس لائق ہیں کہ اس رسالہ کی اشاعت میں ہر ممکن تعاون پیش کرتے ہوئے جماعت کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

رسالہ کی ضخامت اور عمدہ طباعت و گیٹ اَپ کے باوجود اس کا سالانہ چندہ بذریعہ ڈاک دو روپیہ پچاس پیسے اور غیر ممالک کے لئے صرف پانچ روپے رکھا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ کسی تجارتی غرض سے نہیں بلکہ محض خدمتِ دین کے جذبہ کے تحت اس کا اجراء ہوا ہے۔ جس میں کام کرنے والے جملہ کارکنان آنریری ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوشش و قربانی کو بے پایاں برکات سے نوازے اور ثوابِ دارین عطا فرمائے۔ آمین

ترسیلِ زر اور دیگر امور سے متعلق خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے:-

Manager "MINARET"
Quarterly,
Ahmadiya Building,
West Silk Street
CALICUT
(Kerala State)

(ایڈیٹر بدر)

خط و کتابت کرتے ہوئے اپنا خریداری نمبر بھی ضرور تحریر کیجئے (مینیجر بدر)

یہ مت خیال فرمائیے

کہ آپ کو اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پُرزہ نہیں مل سکتا۔ اور یہ پُرزہ نایاب ہو چکا ہے۔ آپ فوری طور پر ہمیں لکھئے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ رابطہ پیدا کیجئے۔ کار اور ٹرک پٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے ہمارے ہاں ہر قسم کے پُرزہ جات دستیاب ہو سکتے ہیں۔

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

تار کا پتہ "AUTOCENTRE" | فون نمبرز 23—1652, 23—5222

سپیشل گم بوٹ

جن کے آپ عرصہ سے متلاشی ہیں!

مختلف اقسامِ دفاع۔ پولیس۔ ریلوے۔ فائر سروسز۔ ہیوی انجینئرنگ۔ کیمیکل انڈسٹریز۔ مائنز۔ ڈیریز۔ ویلڈنگ شاپس اور عام ضرورت کے لئے دستیاب ہو سکتی ہیں!!

گلوب ربڑ انڈسٹریز

★ آفس و فیکٹری: ۱۰ پربھو رام سرکار لین کلکتہ ۱۵ فون نمبر ۳۲۷۲—۴۴

★ شو روم: ۳/۱ نیو ترجیت پور روڈ کلکتہ ۱ فون نمبر ۴۰۰۱—۳۴

★ تار کا پتہ: گلوب ایکسپورٹ "Globe Export"

مولوی فاضل کے

اِمتحان میں شرکت

قادیان۔ مورخہ ۳ / مئی سے پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے مولوی فاضل کا امتحان شروع ہے۔ قادیان کے بعض عزیز طالب علم بھی امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ ان کی کامیابی کے لئے احباب دعا فرمادیں۔

(ایڈیٹر)